

058260

16/12-29

Title - Tarqia Masnafeen Delhi.

Author - Sheikh Abdul Haq Muhaddis Delhi.

Publisher - Maitha Tareekh (Hyderabad).

Date - N.A.

Pages - 50

Subject - Tarqia Masnafeen - Delhi.

مصطفیٰ دہلوی

تذکرہ مصنفین دہلی

تصنیف

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

المتولد ۹۵۸ھ والمتوفی ۱۰۵۲ھ



از زمان ابتداء فتح اسلام تا مہتممائے الف عاشرہ

بسی و اہتمام قتل العباد

حکیم شمس الدین قادری

بالضمان تذکرہ احوال مصنف و تعلیقات توضیحی

در مطبع تایخ در بلبدہ حیدرآباد دکن لطبع رسید

✓
CHECKED-2002

۹۲۸
۲۵۱۶

۵۸۲۴



23 MAR 1973

URDU SECTION

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U58260

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصنفین دہلی کا تذکرہ اور شاہ صاحب کے تصنیفات کی فہرست
ان دونوں کا مطبوعہ متن راقم الحروف کے ذاتی مخطوط پر مبنی ہے۔ محمد شاہ
بادشاہ دہلی کے آٹھویں سال جلوس میں یہ مقام شاہ جہاں آباد اسکی
کتابت ہوئی ہے۔ خط شکستہ ہے جس کے باعث بعض عبارتیں صاف
صاف نہیں پڑھی جاتی ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ کے مخطوط سے ایسے مشکوک
مقامات کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور دو متن جبکہ کچھ عبارتیں بھی اس سے
اضافہ کی گئی ہیں۔

ہم نے تراجم احوال کی توضیح و تشریح کیلئے حواشی میں کتابیات کا
اضافہ کر دیا ہے اس سے ناظرین کے لئے مزید معلومات کے مہیا کرنے
میں بڑی سہولت ہو گئی ہے اور وہ اس کی مدد سے تمام تراجم

مختلف کتابوں سے بہ آسانی نکال سکتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بتادینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سر جان الیٹ نے اس کے مختلف حصے انگریزی میں ترجمہ کئے ہیں جو ان کی تاریخ ہندوستان کی جلد ششم میں صفحہ (۲۸۳) سے صفحہ (۲۹۱) تک چھپے ہیں۔ ان کے ساتھ متن مطبوعہ کو مطابق کرنے کیلئے دونوں کے شمار صفحات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

انگریزی ترجمہ جلد ششم آغاز صفحہ ۲۸۳ مطابق متن مطبوعہ صفحہ ۶ سطر ۵

۲۸۴ " " " ۶ " ۱۲

۲۸۵ " " " ۹ " ۴

۲۸۶ " " " ۱۲ " ۳

۲۸۷ " " " ۱۴ " ۱

۲۸۸ " " " ۱۷ " ۳

۲۸۹ " " " ۱۹ " ۳

۲۹۰ " " " ۳۰ " ۷

۲۹۱ " " " ۲۶ " ۱۹

اختتام بالا مختصار

شیخ عبدالحق بن سیف الدین الترمذی البخاری

المولود ۹۵۸ھ المتوفی ۱۰۵۲ھ

دربار اکبری کے مشہور مورخ ملا عبد القادر بدایونی سب سے پہلے مصنف ہیں جنہوں نے شاہ صاحب کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب منتخب التواریخ مستندہ میں تمام کی ہے اس وقت شاہ صاحب نے اپنی زندگی کے چھیالیس سال ختم کر لئے تھے اور اس کے بعد اڑتالیس سال اور زندہ رہے۔ ملا صاحب نے شاہ صاحب کو کمال تعظیم و توقیر کے ساتھ یاد کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب اپنی زندگی کے اوایل ایام ہی میں مشہور اور مرجع جمہور ہو گئے تھے۔

ملا صاحب کے علاوہ شاہ صاحب کے دیگر معاصرین سے ملا محمد صادق بہدانی ملا عبد الحمید لاہوری اور ملا محمد صالح کنبوہ نے بھی اپنی تصنیفات میں آپ کے حالات لکھے ہیں۔ خصوصاً محمد صادق نے کمال عقیدت و ارادت کے ساتھ شاہ صاحب کا ذکر کیا ہے۔

ملا محمد صادق نے مستندہ میں کلمات الصادقین اور اس کے دس سال بعد مستندہ میں طبقات شاہجہانی لکھی ہیں۔ ملا عبد الحمید کے بارشادہ نامہ کا دور اول جہیں شاہ صاحب کے حالات مرقوم ہیں مستندہ میں تمام ہوا ملا محمد صالح نے مستندہ میں شاہ جہاں نامہ تصنیف کیا ہے جو عمل صالح کے نام سے مشہور ہے اور اس کے ختم ہونے سے اٹھارہ سال پہلے شاہ صاحب نے وفات پائی۔

اور ان دو تانہ تعلقات کی صراحت بھی کی ہے جو اس کے اور شاہ صاحب کے مابین قائم تھے
 خاندانی حالات | خود شاہ صاحب نے اخبار الانوار کے خاتمہ میں اپنے خاندانی کوائف تحریر کیے
 ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اجداد ماوراء النہر کے رہنے والے تھے بخارا میں ان کی
 حکومت تھی۔ سلطان علاء الدین خلجی ۷۹۵ھ ۸۱۶ھ کے عہد میں ہندوستان میں آئے
 دہلی میں بود و باش اقدار کی۔ اور شاہ صاحب ۷۹۵ھ میں اسی جگہ پیدا ہوئے۔ اس وقت
 ولادت اور تحصیل علم | سوری خاندان کا فرزند اسلام شاہ بن شیر شاہ برسر حکومت تھا
 ۷۳۳ھ میں جب جلال الدین محمد اکبر بادشاہ تخت نشین ہوا تو شاہ صاحب نے اپنی عمر کے آٹھ
 سال ختم کر لئے تھے اور تعلیم و تربیت کا آغاز ہو گیا تھا۔ شاہ صاحب تقریباً بارہ سال اپنے
 والد نذر گوار کے یہاں تحصیل علم میں مشغول و مصروف رہے۔ ۷۸۵ھ میں علوم متداولہ کو تمام
 کر لیا۔ اوبیس سال کی عمر میں پیل علم سے فراغت حاصل کر لی۔

فتح پور کا قیام۔ | اس زمانہ میں فتح پور دارالسلطنت تھا شاہ صاحب دہلی سے یہاں لشکر
 لائے اور کچھ عرصہ ملک الشعراء شیخ صفی اور خواجہ نظام الدین احمد ہروی کی مصاحبت میں
 شیخ جمال الدین موسیٰ کی صحبت | بسر فرمایا۔ ۷۹۵ھ میں شیخ جمال الدین ابی حامد موسیٰ بن حامد بن عبد اللہ
 بن عبد القادر بن محمد بن علی بن مسعود بن احمد بن صفی بن عبد الوہاب بن خوشہ الثقلین شیخ عبد القادر
 جیلانی رضی اللہ عنہ کے مرید ہوئے اور اسی سال ۸۳ شوال کو طریقہ قادریہ کے ارشاد و تلقین کی ان سے
 اجازت حاصل کی۔

حرمین شریفین کا سفر | شاہ صاحب نے ۷۹۵ھ میں حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ پہلی سے روانہ
 ہو کر گجرات میں آئے۔ اس زمانہ میں خواجہ نظام الدین احمد گجرات کے میر بخشی تھے ان کی

۱۔ اخبار الانوار ص ۲۸۳ ۲۔ مائثر الکرام ص ۲۷۳ ۳۔ سہجہ المرجان ص ۵۲ ۴۔ منتخب التوایج دیکھو ضمیمہ اول
 ۵۔ زبدۃ الآثار خاتمہ کتاب ص ۱۲۵ ۶۔ اخبار الانوار ص ۲۷۳ ۷۔ طبقات شاہ جہانی اسکے لئے دیکھو ضمیمہ دوم

سعی و کوشش سے جہاز کا انتظام ہو گیا۔ اسی سال مکہ معظمہ میں پہنچے اور حج بیت اللہ سے فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد اور کم و بیش تین سال مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔

شیخ عبدالوہاب متقی | اس زمانہ میں شیخ عبدالوہاب متقی مکہ معظمہ میں مرجع خاص و عام بنے ہوئے تھے یہ بزرگ شیخ علی متقی کے شاگرد اور خلیفہ اعظم تھے۔ ہندوستان دہلی کے مشہور شہر شادی آباد منڈو میں آپ کی ولادت ہوئی تھی۔ کسی وجہ سے ترک وطن کر کے برمان پور آئے۔ یہاں سے روانہ ہو کر گجرات ممبہار اور سرندیب کا سفر کیا۔ ۱۲۹۳ھ میں زیارت حرمین شریفین کے لئے حجاز تشریف لے گئے۔ وہاں شیخ علی متقی سے ملاقات ہوئی اور ان کے درس میں شامل ہو کر حدیث و فقہ اور دیگر علوم شرعیہ کو حاصل فرمایا۔ مسلسل بارہ سال تک شیخ کی خدمت بابرکت میں حاضر رہ کر فیض یاب ہوئے رہے۔ ۱۲۹۸ھ ہجری میں شیخ علی متقی کا انتقال ہو گیا تو ان کے جانشین قرار پائے اور اپنے استاد و مرشد کے مثل چھبیس سال تک حرم کعبہ میں حدیث تفسیر اور دیگر علوم دینیہ کا درس دیتے رہے۔

شیخ عبدالوہاب سے ملندہ | شاہ صاحب مکہ معظمہ میں پہنچنے کے بعد شیخ عبدالوہاب کے حلقہ درس میں شریک ہو گئے اور قرطبہ و صانی سال فیض حاصل کرتے رہے۔ اس عرصہ میں علم حدیث کی تکمیل اور صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔ ۱۲۹۵ھ میں مدینہ طیبہ کا سفر کیا۔ رونقہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اسی زمانہ میں جذب القلوب کو لکھنا شروع کیا۔

ہندوستان کو واپسی | ۱۲۹۹ھ کے اوائل میں ہندوستان واپس آنے کا ارادہ کیا۔ اسی زمانہ میں حاجی سلیم حج و زیارت سے فارغ ہو کر واپس ہو رہے تھے۔ شاہ صاحب ان کے ہمراہ ہو گئے اور جہاز سے اتر کر سلیم کی مشایعت میں آگرہ تشریف لائے۔

لے منتخب التواریخ دیکھو مقدمہ اول ۲۷۷ شیخ عبدالوہاب کے حالات دیکھو زاد التیقین کے مقصد ثانی میں در اخبار خلاۃ
 ۲۷۵ میں ۲۷۷ جذب القلوب ص ۱۲ ۲۷۸ اخبار الاخبار ص ۲۶ ۲۷۹ منتخب التواریخ ضمیمہ اول

۲۰ سنہ میں ملک الشراش فیضی نے دکن سے مراجعت کی اور جب لاہور پہنچا تو وہاں سے کئی خطوط شاہ صاحب کو لکھے اور انھیں اپنے یہاں آنے کی دعوت دی۔ لیکن شاہ صاحب نے اس صحبت کو نامناسب خیال فرمایا اور غدر آمیز جواب دے کر لاہور آنے سے انکار کر دیا۔

۲۱ سنہ میں خواجہ قطب الدین محمد باقی دہلی میں تشریف فرما خواجہ محمد باقی نقشبندی سے سمیت | سنہ ۱۰۰۰ میں خواجہ قطب الدین محمد باقی دہلی میں تشریف فرما ہوئے تو شاہ صاحب بھی ان کی خدمت فیض درجت میں حاضر ہوئے۔ کمال خلوص و اعتقاد کے ساتھ آپ کے ارادت مندوں میں شریک ہو کر طریقہ نقشبندیہ کے ارشاد و ہدایت کی اجازت حاصل کی۔ ۱۰۰۱ سنہ میں خواجہ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ شاہ صاحب نے کوثر اختیار کر لی۔ اور تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کو اپنا مشغلہ قرار دیا۔

۲۲ سنہ شاہ جہانگیر کی ملاقات | سنہ ۱۰۰۲ میں شاہ جہانگیر اپنے جلوس کے چودھویں سال ۱۰۰۲ سنہ میں شہر جاے ہوئے دہلی میں وارد ہوا تو اس نے شاہ صاحب سے ملاقات کی اور اپنی ترک میں آپ کے فضل و کمال اور توکل و تہجد کا تذکرہ کیا۔

۲۳ وفات | شاہ صاحب نے اکبر و جہانگیر دو بادشاہوں کے زمانے دیکھے۔ شاہ جہاں کے واسطے عہد میں جلوس کے سولہویں سال ۱۰۰۳ سنہ کو بہ مقام دہلی انتقال فرمایا۔ روضہ خواجہ بزرگ شیخ قطب الدین بختیار کاکی کے جوار میں غرض شمس کے کنارے مدفون ہوئے۔ متقدمین نے فرار پر تنگ و خست کا گتہ بنوا دیا جو اس وقت بھی موجود ہے۔ اور اسکی کیفیت مرحوم سر سید احمد خاں نے آثار الصنادید میں لکھی ہے۔

۱۰۰۴ طبقات شاہ جہانی - دیکھو ضمیمہ دوم

۱۰۰۵ توڑک جہانگیری ص ۲۸

۱۰۰۶ مآثر الکرام ص ۱۰ سبۃ المرجان ص ۲۲

۱۰۰۷ آثار الصنادید باب سوم ص ۱۲

۱۰۰۸ منتخب التواریخ ص ۲۴

۱۰۰۹ منتخب التواریخ ص ۲۸

۱۰۱۰ طبقات شاہ جہانی - دیکھو ضمیمہ دوم

۱۰۱۱ خزینۃ الاصفیاء - جلد اول ص ۱۰

شاہ صاحب اپنے عہد کے کیتے روزگار عالم اور مصنف تھے۔ خصوصاً حدیث و سیر میں آپ کے پایہ کا عالم اس وقت ہندوستان میں موجود نہیں تھا آپ کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ سفر صحرین کے بعد شروع ہوا ہے۔ ۹۹۹ھ اور ۱۰۰۰ھ کے مابین مسلسل پچپن سال تک شاہ صاحب شغل تصنیف و تالیف میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اس عرصہ میں علم حدیث، سیر، تصوف اور علما و صلحا کے تراجم احوال پر بہت سی مفید و گرانہ کتابیں تصنیف فرمائی ہیں جنکی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے منجملہ ان کے بعض مشہور اور متداول کتابوں کے نام یہ ہیں۔

زینۃ الآثار شیخ نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف النخعی الشافعی المعروف بابن جہضم الطہرانی حجاز و حرم کعبہ نے ۱۰۰۰ھ کے حدود میں ایک کتاب بھیجے الاسرار و معدن الانوار فی مناقب السادة الاخيار من المتايخ الارار کے نام سے لکھی اور اس میں چالیس متايخ ابرار اور صوفیائے کبار کے مناقب و احوال تحریر کئے۔ جناب غوث الثقلین شیخ عبد الجیلانی کے مناقب سے اس کی ابتدا کی اور اس شرح و بسط کے ساتھ اسے لکھا کہ کتاب کا نصف حصہ اس سے مملو ہو گیا۔ شاہ صاحب نے اس کتاب سے صرف جناب غوث الثقلین کے مناقب منتخب کئے اور انھیں زینۃ الآثار کے نام سے موسوم کیا۔ اس انتخاب میں کسی جگہ بھی سنہ تالیف کا تذکرہ نہیں کیا ہے لیکن اخبار الاخبار ص ۱۲ میں اس کا ذکر آیا ہے اور اس سے ثابت ہوا ہے کہ یہ کتاب ۹۹۹ھ سے پہلے تالیف ہوئی ہے۔

اخبار الاخبار فی اسرار الابرار شاہ صاحب نے سفر حجاز سے واپس ہونے کے بعد ۹۹۹ھ کے اخیر ایام میں اس کتاب کو ختم فرمایا اور سنہ ۱۰۰۰ھ میں اس کی کتابت سے فراغت حاصل کی تھی۔ اس میں ابن مشاہیر ص ۱۲ اخبار الاخبار و یا چ ص ۱۲ ڈاکٹر یونے فارسی مخطوطات پرنس میوزیم ص ۱۲ میں اخبار الاخبار کا تذکرہ ہے لیکن یہ غلطی ہے کیونکہ شاہ صاحب نے ان کی تاریخ تصنیف ذکر لاویا سے نکالی ہے۔

صلحاء و علماء کے حالات مذکور میں جو ابتداء فتح اسلام سے الف عاشرہ کے اختتام تک سرزمین ہندوستان میں گزرے ہیں۔ خواجہ بزرگ شیخ معین الدین چشتی کے تذکرہ سے اسکی ابتدا کی ہے اور جلد تراجم کو تین طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔

طبقہ اول اس میں خواجہ بزرگ معین الدین چشتی اور ان کے خلفاء و مریدوں

کا بیان ہے۔

طبقہ دوم۔ اس میں شیخ فرید الدین گنج شکر اور ان کے معاصرین و مریدین کا تذکرہ ہے۔

طبقہ سوم۔ اس میں شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے زمانہ سے تالیف کتاب تک

مشاہیر ہر قرن کے حالات ہیں۔

ان طبقات کی ابتدا میں جناب غوث الثقلین شیخ الاسلام محمد الدین عبدالقادر جیلانی کے مناقب و محامد مذکور ہیں آخر میں اپنے اسلاف کا تذکرہ اور خود اپنے بعض واقعات ۷۹۹ء تک بیان کیے ہیں۔

جذب القلوب الی دیار الحبیب مدنیہ طیبہ کی جغرافیائی تاریخ ہے۔ علامہ نور الدین علی بن عقیف الدین عبدالمدین احمد حسینی السہودی المتوفی

۸۸۱ھ نے ایک کتاب وقفا الوفا بانبار دار الصلطفی کے نام سے ۸۸۱ھ میں یہ مقام مدینہ منورہ لکھی اور ۸۸۱ھ میں مکہ معظمہ میں مسودہ صاف کیا۔ ۸۹۳ھ میں اس کا انتخاب کیا اور اس کا نام خلاصۃ الوفا رکھا۔ شاہ صاحب نے وقفا الوفا پر اپنی کتاب کی بنیاد رکھی۔ اس کے سوا

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) جس سے ۹۹۹ء برآمد ہوتے ہیں۔ نیز ملا عبدالقادر دایونی نے بھی اپنی تاریخ میں جو سندھ میں تمام ہوئی ہے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب ۸۸۱ھ سے پہلے مشہور اور مروج ہو چکی تھی۔

جہاں کہیں دوسرے کتابوں سے مضامین اخذ کیے و ماں اُن کے حوالے لکھ دئے یہ ۹۹۹
میں مدنیہ منورہ میں شاہ صاحب نے اس کی تالیف شروع کی۔ اور ہندوستان واپس
آنے کے بعد سندھ میں بہ مقام دہلی اس کا بیضہ کیا یہ کتاب حسب ذیل سترہ ابواب پر
منقسم ہے۔

باب اول۔ در ذکر اسماء مدنیہ طیبہ	باب دوم۔ در فضائل و محامد مدنیہ طیبہ
باب سوم۔ در ذکر ساکنان مدنیہ طیبہ	باب چہارم۔ در ذکر ابواب و دروید المرسلین در مدنیہ طیبہ
باب پنجم۔ در ذکر ہجرت سید المرسلین	باب ششم۔ در کیفیت عمارت مسجد نبوی
باب ہفتم۔ در بیان تعمیر و ترمیم مسجد نبوی	باب ہشتم۔ در ذکر فضائل مسجد نبوی
باب نهم۔ در ذکر تعمیر مسجد قبا و دیگر مساجد نبویہ	باب دہم۔ در ذکر آباء و مدنیہ طیبہ
باب یازدہم۔ در ذکر بعض اہل کتب مدنیہ	باب یازدہم۔ در ذکر فضائل روضہ اقدس
باب سترہم۔ در ذکر فضائل جبل احد و شہداء	باب چہارم۔ در ذکر فضائل زیارت سید المرسلین
باب پانزدہم۔ در ذکر حکم زیارت قبر شریف	باب پانزدہم۔ در ذکر آداب زیارت سید المرسلین
باب ہفتم۔ در ذکر آداب صلوٰۃ سید المرسلین	

زاد المتقین الی سلوک طریق القیین
شاہ صاحب نے اس میں اپنے ان شیوخ
و اساتذہ کے حالات لکھے ہیں جن سے
سفر حجاز میں فیوض باطنی اور علوم ظاہری حاصل کئے تھے یہ کتاب سلسلہ میں تمام ہوئی،
اور اس کے مضامین تین مقاصد پر منقسم ہیں۔
مقصد اول۔ در احوال شیخ علی متقی۔

باب اول۔ در ذکر محل ازابتدائے حال و سیر و سلوک ایشان تا وصول بہ مکہ منظمہ
و دریافت علما و شایخین حدیث و کتاب سلاسل شایعہ طریقت و اشتغال بہ تصنیف
کتب و نشر علوم و تربیت طالبان حق۔

باب دوم۔ در ذکر بعضی از طرق و آداب ایشان و عبادات و ریاضات
 باب سوم۔ در ذکر بعضی از مقالات و حکایات که دال اند بر طرق و آداب و ضائع
 باب چهارم۔ در ذکر بعضی از خوارق و کرامات ایشان
 باب پنجم۔ در ذکر بعضی از انتہائے احوال ایشان و ذکر قصہ رحلت و آنچه متعلق
 است بدان

ضمیمہ۔ رسالہ تئیین الطرق کہ اول مضافات ایشان است

مقصد ثانی۔ در احوال شیخ عبدالوہاب متقی۔

باب اول۔ در ذکر مجلسی از ابتدای احوال ایشان و وصول بہ مکہ مکرمہ و دریافت
 صحبت حضرت شیخ علی متقی۔

باب دوم۔ در ذکر بر طرق و اوضاع و آداب ایشان در طریق تصوف
 باب سوم۔ در ذکر بعضی از مناقب و کرامات و احوال و مقامات و ریاضات و مجاہدات
 ایشان کہ از زمان حضرت امین وقت بطور رسیدہ بوجود آمد

باب چهارم۔ در ذکر بعضی از عجائب و غرائب کہ در آوان مسافرت و زمان حاجت دیدن

باب پنجم۔ در ذکر تشریف این فقیر بہ صحبت ایشان و التزام ملازمت ایشان در مدت

اقامت آن مقام شریف و حصول اجازت خرقة خلافت علم حدیث و تصوف

و ادعیه و احتیاجات و دیگر غایات و رجوع بوطن اصلی بامر ایشان

مقصد ثالثہ۔ در ذکر بعضی از مشایخ و فقرائے آل دیار رحمہم علیہم جمعین۔

(۱) شیخ محمد بن عراقی صاحب تنزیہ الشریعہ (۲) شیخ ابوالحسن المصری البکری

المتوفی ۹۵۰ھ استاد مولانا محمد طاہر فتنی (۳) شیخ محمد بن شیخ ابی الحسن البکری

المتوفی ۹۵۰ھ (۴) شیخ زین العابدین (۵) سید عبدالقادر بن الحضرمی المتوفی (۶)

شیخ ابو بکر ابن سلم الغضری (۷) شیخ شہاب الدین احمد بن حجر المکی الہیثمی المتوفی ۹۵۰ھ

(۸) شیخ محمد حضاغی از نقہائے مصر (۹) شیخ احمد ابو الحرم المدنی المتوفی سنہ (۱۰) شیخ علی ابن جارد القزحی الخزوی المکی (۱۱) شیخ محمد الخفقی (۱۲) شیخ محمد النوفری المصری المالکی المتوفی ۹۹۹ھ (۱۳) شیخ محمد البہنی (۱۴) سید حاتم ابن احمد الدلوہی الیمنی الخالی (۱۵) سیدی الشیخ الخفزی (۱۶) شیخ عیسیٰ الغزلی المدنی (۱۷) شیخ علی ابن عیسیٰ البجلی القادری (۱۸) مولانا اسماعیل شیروانی نقشبندی (۱۹) مولانا شیخ حاجی نصر الدہشتی (۲۰) مولانا نصر الدہشتی (۲۱) مولانا محمد (۲۲) شیخ عبداللہ (۲۳) شیخ رحمۃ اللہ السندی (۲۴) شیخ مولانا عبداللہ السندی (۲۵) فقیہ محمد مالیتی (۲۶) میاں خدا بخش دکنی

ذکر الملوک ہندوستان کی عام تاریخ ہے۔ اس میں شاہ صاحب نے سلطان مغز الدین محمد بن سام کی فتوحات سے شہنشاہ اکبر کی تخت نشینی تک واقعات تحریر کئے ہیں۔ دیکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن سام کے فتح ہندوستان سے سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش کے جلوس تک جو زمانہ گزرا ہے اس کے حالات طبقات ناصری سے ماخوذ ہیں غیاث الدین بلبن نے فیروز شاہ تک آٹھ بادشاہوں کا تذکرہ تاریخ فیروز شاہی سے منقول ہے۔ اس کے بعد اکبر کے جلوس تک جس قدر بادشاہ ہوئے ہیں ان کا احوال معتبر روایات اور عینی مشاہدات کی بنا پر مرقوم ہے۔ یہ کتاب ہشتہ میں تمام ہوئی ہے اور اس کے مضامین حسب ذیل آٹھ مقالوں پر تقسیم ہیں۔

مقالہ اول۔ در ذکر سلاطین دہلی	مقالہ دوم۔ در ذکر سلاطین بنگالہ
مقالہ سوم۔ در ذکر سلاطین جوپور	مقالہ چہارم۔ در ذکر سلاطین ملتان
مقالہ پنجم۔ در ذکر سلاطین گجرات	مقالہ ششم۔ در ذکر سلاطین دکن
مقالہ ہفتم۔ در ذکر سلاطین مالوہ	مقالہ ہشتم۔ در ذکر سلاطین کشمیر

شیخ فرید بخاری (وفات ۸۵۰ھ) جہاگیر کے امرا کے دربار سے گئے تھے۔ انکی

فرمایش سے مسئلہ میں شاہ صاحب کے فرزند شیخ نور الحق مشرقی نے ہندوستان کی مختصر تاریخ لکھی اور اسے زبدۃ التواریخ کے نام سے موسوم کیا۔ یہ کتاب حقیقت میں دراللملوک کا ترجمہ شدہ نسخہ ہے۔ اور اس میں نور الحق نے اکبر کی تخت نشینی سے زمانہ ترتیب کتاب تک تحت گماہ دہلی اور اس کے ہم عصر سلاطین کا تذکرہ اضافہ کر دیا ہے۔

شرح سفر السعادت علامہ عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن محمد الفیروز آبادی المتوفی ۱۱۹۵ھ نے ایک رسالہ سفر السعادت کے نام سے لکھا اور اس میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادات و عادات و اعمال و اخلاق و زکیہ نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کئے لیکن اصحاب ظواہر کی تقلید میں اپنے مدعا کے خلاف جو باتیں نظر آئیں ان کے فاسد و باطل ہونے کا اوجا کیا۔ اور اکثر مواضع پر مذاہب مجتہدین کی مخالفت کی اور جو احادیث نشانہ مصنف کے خلاف ہیں ان کو غیر صحیح قرار دیا۔ اس کے سوا کتاب کے آخر میں ایک باب اور شامل کیا جس میں بعض احادیث کی نسبت تحقیق و تنقید کی اور انہیں موضوع اور باطل ثابت کرنے میں ابن جوزی وغیرہ محدثین متاخر کی پیروی کی۔ اس رسالہ کے مطالعہ سے پیروان مذاہب مجتہدین کے دلوں میں شبہات و ترددات کے پیدا ہونے کا قوی احتمال تھا۔ اس لئے شاہ صاحب کو اس کی شرح لکھنے کا خیال ہوا تاکہ حقیقت حال کا انکشاف ہو۔ خطا و اشتباہ کے مواضع ظاہر ہو جائیں۔ پس شاہ صاحب نے اس رسالہ کی مبوط شرح لکھی۔ اس میں توضیح و تشریح کے لئے موقع بہ موقع احادیث صحیحہ درج کئے۔ اور جن احادیث کو مصنف نے موضوع اور ناقابل اعتبار قرار دیا تھا ان کے صحیح ہونے کی نسبت حجج قاطعہ پیش کئے۔ ابتدا میں ایک طویل مقدمہ لکھا اور اسے دو ابواب پر تقسیم کیا۔ پہلے باب میں علم حدیث کے اصطلاحات۔ کتب صحاح اور ان کے جامعین کا تذکرہ۔ روایات ثقتہ و غیر ثقتہ کی نسبت امور اہم الامتیاز۔ تحقیق و تنقید کے اصول بیان کئے دوسرے باب میں ائمہ مذاہب اربعہ کے حالات و فضائل و مضامین تحریر فرمائے۔

یہ شرح ۲۲ جمادی الاول ۱۰۱۶ھ کو تمام ہوئی (حصہ ۵) مصنف نے اصل رسالہ کے دو نام رکھے تھے۔ سفر الخادۃ اور صراط المستقیم۔ اس لئے شاہ صاحب نے بھی شرح کو دو ناموں سے موسوم کیا۔ ایک طریق الافادہ و دوسرا طریق القویم۔

امام ابو محمد حسین بن سعود الفراء البغوی المتوفی ۵۱۶ھ نے

شرح مشکوٰۃ المصابیح کتب صحاح کے اسبند و کمرات کو حذف کر کے احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا اور اس کا نام مصابیح السنۃ رکھا۔ خطیب ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العری التبریزی نے اس پر نظر ثانی کی۔ اولاً احادیث کو ابواب پر تقسیم کیا۔ ثانیاً گروایات حدیث کے نام اضافہ کئے مثلاً شاہر حدیث کے ساتھ اس کے ماتخذات کا حوالہ لکھ دیا۔ اس ترتیب و تہذیب کے بعد یہ کتاب بالکل جدیدہ تالیف ہو گئی اور اسے مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے موسوم کیا اور سلخ رمضان ۱۰۲۹ھ کی تالیف و تدوین فراغت حاصل کی۔

لمعات النقیح (نبراعی بی) لکھنے کا ارادہ کیا۔ عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں اسکی

بنیاد ڈالی۔ ۹ سنہ کی ۱۳۰۰ھ کی محرم کو اس کام کا آغاز کیا۔ چھ سال کی محنت شاقہ کے بعد

۲۲ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ کو عربی شرح مکمل ہوئی۔ اور فارسی شرح کا نصف حصہ مکمل پایا۔

بقیہ نصف اس کے چار سال بعد ۱۰۲۹ھ میں تمام ہوا شاہ صاحب

اشعۃ اللمعات بزبان فارسی نے اس کا نام اشعۃ اللمعات رکھا اور اس میں عربی

شرح سے بہت زیادہ فوائد نفسیہ و حقائق دقیقہ بیان کئے۔ ابتدا میں ایک مقدمہ لکھا جس میں

اولاً احادیث کے اصطلاحات جمع کئے۔ اس کے بعد ان پندرہ جامعان حدیث کے ترجمہ

لکھے جن کی کتابوں سے صاحب مشکوٰۃ نے احادیث نقل کئے ہیں۔ اور ان کی تفصیل

یہ ہے۔ (۱) الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل الجعفی البخاری المتوفی ۲۵۶ھ ہجری

صاحب جامع الصمیم (۲) الامام الحافظ ابی احسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری
 المتوفی ۲۶۱ھ ہجری۔ صاحب جامع الصمیم (۳) الامام مالک بن انس الحمیری الاصبہی
 المدنی المتوفی ۲۴۱ھ صاحب الموطا (۴) الامام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی
 ۲۴۰ھ صاحب المسند (۵) الامام احمد بن محمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ صاحب المسند (۶)
 الحافظ ابی داؤد سلیمان بن شعث السجستانی المتوفی ۲۴۵ھ صاحب السنن (۷) الامام الحافظ
 ابی یعلیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ صاحب الجامع الصمیم (۸) الحافظ ابو عبد اللہ
 احمد بن شعیب النائی المتوفی ۳۳۴ھ صاحب السنن (۹) الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن
 ماجہ القزوی متوفی ۲۴۳ھ صاحب السنن (۱۰) الامام الحافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن
 الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ صاحب السنن (۱۱) الامام الحجۃ ابوالحسن علی بن عمر البغدادی الدارمی
 المتوفی ۲۸۵ھ صاحب السنن (۱۲) الامام ابوبکر احمد بن حنین بن علی الخسروی البیہقی
 المتوفی ۳۵۵ھ صاحب سنن الکبیر (۱۳) الامام زبیر بن معاویۃ العبدری القطیفی المتوفی
 ۳۵۵ھ صاحب تجرید الصحاح (۱۴) الامام الحافظ محی الدین ابودکریا یحییٰ بن شرف النودی
 الشافعی المتوفی ۷۹۹ھ شاہ جامع مسلم (۱۵) الامام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی البغدادی
 المعروف بابن الجوزی المتوفی ۷۹۸ھ

شرح فتوح الغیب شاہ صاحب نے شرح مشکوٰۃ کے اثنا عشر تالیف میں غوث
 شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ المتولد ۷۸۸ھ المتوفی ۸۵۰ھ کی کتاب فتوح الغیب
 کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ لغات الفتح کو ختم کرنے سے پہلے اُس کے اسمار وغو امض حل کرنے
 کے لئے شرح لکھی اور اس کا نام مفتاح الفتح رکھا۔

مدارج النبوة و مراتب الفتوة۔ شاہ صاحب مدت دراز سے ارادہ کر رہے تھے
 کہ ایک مبہوط کتاب سیر مصطفویٰ میں تالیف کریں۔ ان کے فرزند عزیز شیخ نور الحق بھی
 اس ارادے کی تائید کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ سفر العادۃ اور مشکوٰۃ المصابیح کے شروح

مبوط کی ترتیب تکمیل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد بدایع النبوت کی تصنیف میں مصروف و مشغول رہے اور کئی سال کی محنت کے بعد سن ۱۲۰۴ھ کے حدود میں اسے تمام کیا اور اس کے مضامین حسب ذیل پانچ اقسام پر تقسیم کئے۔

- قسم اول۔ در ذکر فضائل و کمالات جناب سید المرسلین صلعم
 قسم دوم۔ در ذکر ولادت مبارک و نبوت و ہجرت
 قسم سوم۔ در ذکر وقائع سنوات کہ از ہجرت تا مبادی مرض و وفات وقوع یافت
 قسم چہارم۔ در ذکر حدوث مرض و وفات و تجہیز و تکفین وغیرہ
 قسم پنجم۔ در ذکر اولاد طاہرہ و ازواج مطہرہ و اہل عیال و اخوات رضاعی و خدام و موالی و کتاب عیال و موزنین وغیرہ
 اس مکملہ در بیان بعضی از صفات کاملہ

کتابیات

شاہ صاحب کے حالات کتب ذیل میں دیکھیے۔

- | | | | |
|--------------------|-------------------------------|------------------------------------|-------|
| ۱۔ منتخب التواریخ | ملا عبد القادر بدایونی | کلکتہ جلد سوم | ۱۱۳۷ھ |
| ۲۔ تواریخ جہانگیری | نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ | لکھنؤ | ۲۸۵ھ |
| ۳۔ بادشاہ نامہ | ملا عبد الحمید لاہوری | کلکتہ ۸۹۶ھ جلد اول حصہ دوم | ۳۲۱ھ |
| ۴۔ طبقات شاہجہانی | محمد صادق | نسخہ خطی طبقہ دہم باب اول | |
| ۵۔ کلمات الصادقین | محمد صادق | ذکر صد و دہم | |
| ۶۔ عمل صالح | محمد صالح کنبوہ | نسخہ خطی خاتمہ در ذکر علماء و صلحا | |
| ۷۔ مائثر الکرام | میر غلام علی آزاد بلگرامی | طبع اکبرہ ۱۹۲۰ء | ص ۲۰ |
| ۸۔ سبتہ المرجان | میر غلام علی آزاد بلگرامی | بمبئی ۱۳۳۰ء | ص ۵۲ |

- ۹- منظر آدم ترجمه سبزه المرحان مولوی محمد شمس الدین احمد لکھنؤ ۱۸۶۸ء ص ۸۰
- ۱۰- آثار القنادید ڈاکٹر سر سید احمد خاں مرحوم کانپور سہ باب سوم ص ۶۳
- ۱۱- اسجد العلوم نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپال ۱۲۶۶ھ ص ۹
- ۱۲- استخاف النبلا نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپال ص ۲۰۳
- ۱۳- حدائق الخفیه مولوی فقیر محمد لکھنؤ ۱۸۹۱ء ص ۲۰۹
- ۱۴- تذکرہ علمائے ہند مولوی رحمان علی ریوانی لکھنؤ ۱۸۹۲ء ص ۱۰۹
- ۱۵- بحر زخار مولوی وجیہ الدین لکھنوی منطی
- ۱۶- محبوب الالباب فہرست مولوی خدا بخش خاں حیدر آباد سنہ ۱۳ ص ۱۵
- ۱۷- مفتاح التواریخ طامس ولیم بیل لکھنؤ ۱۸۶۰ء ص ۲۴۶
- ۱۸- تاریخ ہندوستان سرجان ایلیٹ لندن جلد ششم ص ۱۴۵
- ۱۹- اورینٹل میاگر انیکل ڈکشنری طامس ولیم بیل لندن ص ۵
- ۲۰- فہرست مخطوطات فارسی برٹش میوزیم چارلس ریو جلد اول ص ۱۳
- ۲۱- انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جلد اول ص ۳۹

ضمیمہ

(۱)

اقتباس از منتخب التواریخ تالیف ملا عبد القادر بدایونی در سنہ ۱۲۰۴ھ
شیخ عبدالحق دہلوی حقی تخلص میکند کہ مجموعہ کمالات و منبع مفایاں است جمیع
علوم عقلی و نقلی را درس می گوید۔ در تصوف رتبہ بلند دارد۔ و از جملہ تصانیف

اد ترجمه تاریخ مدینه سکینه و کتابی ست در احوال مشایخ و متاخرینند که ذکر الاولیا
 تاریخ آل است - از غنغوان شایب درو طلب داشت - و چند گاه ای در فتح پور بنابر
 الفت قدیم بالملک الشعرا شیخ فیضی و مرزا نظام الدین احمد صاحب بود - و فقیر نیز
 بتقریب ایشان شرف خدمتش را در یافته پیوسته از نواید صحبتش محظوظ بودم -
 و توفیق رفتن کعبه شریفه رفیق او شد از دہلی بطریق جدیہ ہیچ چیز مقید
 نشده بہ گجرات رفت و بحسن سعی مرزا نظام الدین احمد و مددکاری او در جہاز نشسته
 بہ سفر حجاز رفت - با حاجی بیگم از حج بازگشته با گره آمد
 و ملک الشعرا شیخ فیضی بعد از آمدن از ولایت دکن بنابر روش قدیم تم ظیفاً
 کہ یاراں را برائے گرمی مجلس و ہم زبانہ خویش بجاں می خواست - اپاہوتہ
 خطہ چند شتمل بر اظہار شوق طلب شیخ حقّی از لاہور فرستاد و او از نہایت آزاری کہ
 در دل داشت نیامد و مکاتیب غدر آمیز نوشت -

(۲)

اقتباس از کتاب طبقات شاہ جهانی تالیف ملا محمد صادق مہرانی در سنہ ۱۲۶۷

طبقہ دہم باب اول

در سال نہصد و نو دہ پنج بطریق جدیہ بحرین شریفین رفت و با شیخ عبدالوہاب
 متقی کہ خلیفہ اعظم و جانشین شیخ علی متقی رضی اللہ عنہا بودہ صحبت داشت و علم تہجد
 تصحیح نمود - و اسناد عالی حاصل کرد - از طریقہ قادریہ و شاذلیہ مجاز شد و بہرمت
 شیخ عبدالوہاب متقی بوطن اصلی مراجعت نمود - و بہ دہلی آمد - در سال ہزار و ہشت
 حضرت قلیب الدین خواجہ محمد باقی اویسی نقشبندی قدس سرہ بدرا المعارف دہلی ارزانی

و فرمود مستعدان و خداپرستان عالی فطرت گرد آں مرکز دائره قطبیت جمع آمدند
حضرت مخدوم را فراوان محبت و اخلاص به حضرت خواجہ پیدا شد۔ بعد از اشارہ
حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین حسینی اخذ طریقہ نموده بہ طریقہ نقشبندیہ
مشغول شد و بعد از چند گاہ اجازہ ارشاد طریقہ نقشبندیہ از آنحضرت یافت۔
و بعد از وفات حضرت خواجہ حماد دہلوی چاشنی خلوت و غرلت در مذاق حضرت
مخدوم غالب آمدہ ترک آمد و رفت خانہ عالمیاء کرد۔ تا امسال کہ سال ہزار
و چہل و شش است پائے شکیبائی ازالہ پیمیدہ بدرس و تلقین
نیازمندان علم و عرفان دہلی بردارند و تمامی اوقات بابرکات بہ مطالعہ و درس
حدیث و تفسیر مہروف است و عام خاص از انفاست تبرک و سے مخطوط و مسرور است
و پیوستہ بہ تصنیف کتب دینیہ اشتغال دارد۔ و در علوم عقلی و نقلی تصانیف
کرده است و تمام تصانیف و سے صغیر و کبیر تا سال مذکور قریب صد باشد۔ ازالہ
جلہ شرح سفر السعادۃ و شرح مشکات و ترجمہ مشکات در سیر مدارج النبوۃ دریں
ایام بہ کلک تحریر پیردہ۔

(۳)

اقتباس از توزک جہانگیری

شیخ عبدالحق دہلوی کہ از اہل فضل و ارباب سعادت است دریں آمدن
دولت ملازمت دریافت کتابی تصنیف نموده بود متعلیہ احوال شیخ ہند بنبطند
درآمدہ خیالکہ زحمات کشیدہ مدتهاست کہ در گوشہ دہلی بوضع توکل و تجرید لیری
بود مرد گرامی است صحبتش بے ذوق نیست با انواع مراجع و لتوا زے کردہ و خفست
فرمودم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پروردگار عالم جل جلاله و عظم نواله بفرستاده خود و برگزیده درگاه خود صلی الله علیه و آله و صحبه وسلم میفرماید قل لو کان البحر مداد الکلمات لبی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مداد و در جائے دیگر میگوید و لو ان مافی الارض من شجرة اقلام والبحر بحیره من بعده سبعة البحر ما نفدت کلمات الله باید دانست که مراد باین کلمات که اگر هفت دریای سی شود و در حقان همه قلم گردد و هنوز پیری نشود علوم و معانی است که دانائے غیب از کتاب لاریب به بعضی از بنده گان خود که تلامذه درس قدس و خوانندگان کتاب مبین اویند تعلیم و تلقین نموده است و جوهر حقائق و اسرار که از خزان وجود و موهبت شاد و وقت عارفان ساخته و کنوز معارف و مواهب که از عالم لانهایتی که در بواطن قدس موطن ایشان نهاده و برسان وقت و حال و زبان تقریر و تحریر ایشان جاری گردانیده است و الا آنچه صفات حق و هو و ذات مطلق است بمنزه و مقدس است که باین تمثیل و تفسیر از آن تعبیر و تقریر نمایند آنجا بے نهایت گفتن اثبات تجدید و ثنائے و تفسیر تبری و تفسیر و کوتاهی است چه جائے این مبالغه که تا نظر به تفسیر و مشرب به تجدید است ۵

آنجا که بینهایتی علم اقدس است تمثیل را به مجرد درختان مجال نیست
 هر پایه کمال که در فہم ماریسد در بارگاہ عزت باری کمال نیست
 این بینہایتی صفت خلق خالق است نسبت بذات مطلق حق جز خیال نیست
 اول سوجی کہ از دریائے وحدت جوش زردنخستین کلماتی کہ در کتاب لاریب فیہ
 نوشته آمد علوم و فیوض غیر تنہایی آہست کہ بر روح پر فتوح محمدی کہ روح کل و عقل اول
 و سوجو دثانی است و مرات صور تمامہ حقائق و جوبی و امکاتی و جفر جامع حروف و اسمائے الہی
 و کتابی است فائض و نازل گشت و ہر چہ در کتاب غیب و شہادت و وحدت و کثرت
 و ذات و صفات و مکتوب و دستور و مذکور بود ہمہ در لوح محفوظ ضمیر و کتاب میں قلب و ی
 ثبت یافت حقیقت محمدی را در دریائے دال کہ ماہیات اشیاء و حقائق موجودات ہمہ امواج
 آن بحر موج اند بعضی مثل آہن و جد اول و بعضی مثل اسقیہ و قرب و برخی مثابہ کوزہ و اقداح
 و پارہ بہ مثابہ ظرف و قطر است و ہر یکہ بقدر استعداد و استعداد نصیبہ فیضی از آن دریا دارند
 سخت شاگرد رشید او تا دازل اوست کہ تحصیل علوم غیب استفادہ معارف لاریب
 کہ کلمات اللہ و کلمات ربی عبارت از اں است تحصیل کردہ و تکمیل نمودہ ہمہ در اں عالم مدبر
 محمدیہ و ربانیہ کہ بنا کردہ صانع قدیم ست خلافت عن الدبر مند تدریس جلوہ فرمودہ برار و اج
 انبیا کہ طلبہ علم غیب و خواندگان کتاب لاریب اند افادہ و افاضہ نمودہ و ہمہ را تعلیم و تربیت
 فرمودہ کنت نبیاً آدم بین الماء و الطین اشارتی بہ شرح و بیان اں داستان است
 یعنی پیش از خلق اجساد و اشباح روح من در عالم ارواح بہ صفت نبوت و انباء و تقدیم
 و ترتیب ارواح انبیاء متصف بودم و انبیاء و رسل ہمہ حکم امت داشتند و ازینجا کہ نبی الانبیا
 و مہل الرسل از انقباب و صفات منقبت آیات اوست

خیر الوری امام رسل خواجہ دو کوں او از خدا و ہر چہ جز او منہی از و
 شاگرد و نگار جہاں اوستاد خلق دریائے علم و مخزن دین کان گفت و گو

او جان جمله عالم حق جان جان شمار حق را بنیر واسطه ذاست او مجو

و صل

بعد از نزول و انتقال از آن عالم حضرات انبیا صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین که
حاضران مجلس علم و شاگردان حوزه درس او بودند و هر یکی کتابی از علم و بابی از دین خوانده
و تحصیل نموده بود بر سر سند افاده نشسته کلمات الهی را بر خلق افاده و افاضه فرمودند مقدم
ایشان آدم صلی الله علیه و آله بود و نسبت ابوت در درس آن خلف صدق زانوئی ادب نموده
صحاح لغات اسماء را تعلیم نموده بود و بر مذهب خلافت تکیه زده - ساکنان ملا اعلی را تعلیم
و تلقین نموده حق استادی برایشان ثابت گردانیده مقدم و موجود ایشان گشت و غلغله
در کشور ملکوت افکند و تمامه کائنات از تحیر و تعجب انگشت بردمان نهادند و دست بر
دست زدند که این چیست که لبعثتی از خاک بسازند و چنین بنوازند و بر پاک زادان عالم
ملکوت سرفراز گردانند و ندانستند که این خاک گنجینه اسرار احدی و مستودع جوهر محمدی
و اسرار نامرئی و مجموعه کلمات نامتناهی است و به حقیقت مقصود اقامت حجت ربوبیت
و تعلیم آداب عبودیت و اثبات افضلیت علم بر عبادت و اتمیت کلمات الهی بر تسبیح
و اظهار احسبیت و توفیقیت حاضران مدارس علم بر ساکنان سوامع قدس بود و آرم حجت
منظریات اسماء و صفات الهی را نسخه بود جامع و کتابی بود وافی مشتمل بر آیات و کلمات
الهی تعالی و تقدس و ملایکه را بطل الله آن علوم و معارف معلوم و مشکشف شد که هرگز آن را
نخوانده و ندیده بودند و باین جهت نیز آدم را بر ملائکه حق استادی بهم رسید مگر کوردلی
و سیه بختی که این آیات نخوانده و در کوچه و محله و دروغ طرد و لعن موسوم آمد
از دیوان سعادت نام این محوشد لغو و بالبدن زلک بعد از آن چو بکلم ترکیب لثری
و مقتضای حکمت الهی خطیه از آدم بوجود آمد تبلیغی کلمات انابت و رحمت از پروردگار
قائل و تقدس که قبله آدم من ریه کلمات نقاب علیه به مقامی بالاتر از اجتهاد

و هدایت نشت و جامعیت دیگر یافت و بعد از آدم صفتی این کلمات از ابراهیم خلیل
 رب جلیل ظهور یافت که بعد از اتمام وادای حق آن ب منصب امامت و مقام علمت
 اختصاص یافت و اذا ابلی ابراهیم و بکلمات فاطمین قال انی جاعلک للناس اماما
 و بعد از ابراهیم موسی کلیم الله مشرف و مخصوص بکلمات گشت و بے واسطه کلام حق شنید
 و کلم الله موسی کلیم و پس از کلیم عیسی روح الله آمد و ستمی بکلمه الله شد و در مهد سخن کرد و
 در عهد طفولیت کتاب الله خواند و پس آن کلمات مرده را زنده گردانید و ابرار که دابر
 کرده همه اینها و او ایام نظم کلمات الله و محل خطاب اویند بلکه همه ذرات کائنات اجزا
 عالم مطلق به شنای حق و شاید بر کمالات الهی و منظر کلمات امام و دو ناستا بی وی
 تعالی و تقدس اند چنانکه اگر هفت دریا سیاه بی شوند و همه درختان قلم گردند همه ذرات
 زبیا باشند سپری نگرد و

همه ذرات آیات آله اند	بر اثبات وجود او گواه اند
زبان حال هر ایک گشته گویند	که موجود حقیقی لمیس الا
کلام آخر همین فی صورت حضرت	که قانون بیانش خود در حضرت
کلام البتة موقوف زبان نیست	اگر نبود زبان آنرا زبان نیست
و گر هم هست هر یک را زبان نیست	بزیر هر زبان شیریں بیان است
همه کس با زبان خویش گویند	بعلم کش خدا داد است و دانست
هر آنچه کرد بر معنی دلالت	بود لفظی کلام از وی جهالت
باین معنی همه عالم کلام است	بگوش اهل دل را نشو پیام است
ز هر ذره شنو گر گوش داری	بآواز بلند او صاف باری

و صل

بعد از ظهور عالم اجسام و انقضای دور نبوت انبیائے کرام علیهما الصلوٰة والسلام

حکمت الهی اقتضای آن کرد چنانچه ابتدائی کارخانه نبوت و فتحیاب فیض و نفوت و
تعلیم و تربیت بر روح پر فتوح محمدی بود صلی الله علیه و سلم ختم و انتهائی این کار نیز بوی کرد
و دوره ایجاد و امداد بوی تمام شود پس همان روح اعظم و عقل کل بصورت عنصری و مکیل
بشری وی متعلق شده از علوم و فیوض که تعلق باین نشأه داشت افاده و افاضه
شرح و بیان کلمات امدنوده عالم و عالمیان را تا دور قیامت ملو و مشحون گردانید
نخست عصابه صحابه که به استفاضه و استفاده قربت نزد جاغه اهل بیت نبود که بطهارت
و احابت مخصوص تر بودند جدا دل و اهنار آن دریا و کو اکب و اهنار آن بضی گشتند
و عالم را از آثار علم و انوار هدایت مستفیض و مستفی گردانیدند و بعد از ایشان تابعین و
تابع تابعین که پسران راستین و وارثان علم دین اند که رجوع و اجتهاد بسته و در نشر علم اصولا
و فردا کوشیده لواء دین در آیات اسلام بحکم و کلمه الهی العلیا با علی علیه السلام بردند
و آفاق و انکاف عالم را شرقا و غربا با انوار علوم و فهم روشن ساختند و از یک کلمه کلمات
و از یک حرف حکایات استنباط نمودند و شجره طیبه علم را که مثال کلمه طیبه است بصفت
اصطلاحات و فرعهای فی السماء از حفیض شری با وج شریا بردند قال رسول الله صلی الله
علیه و سلم لو کان الدین معلقا بالشریا لنالہ رجال من فارس و بعد از ایشان جابهیر
ثقات و مشاهیر علمای اخبار و آثار روایت کرده انواع علوم و اقسام فنون فراهم آورده
و قواعد و اصطلاحات بسته و کتب و دفاتر ساخته و ابواب و فصول ترتیب داده
از حد حصه و حیطه قیاس بیرون بردند و همچنین قرن بعد قرن و علما و فضلا و فضحا و بلغا
که اناضل ملت و اکابر و اعیان این خیر امت و مکشال سواد علم و شتمهای بلاد فضل
و نبلمای وقت و فضلا روزگار ندیده میراقلی و هر ولایتی و هر شهری درین مدت
یکبار و کسری پیدا شدند که در هیچ ملتی و امتی از امم سابقه و ملل سالقه با وجود امداد و
طول اعمار بوجود نیامده و ظهور نیافتند خصوصا از طایفه درویشان از اهل صفوت و

ولایت وزیادت و عبادت و ریاضت و مجاہدت کہ مطالع انوار معرفت و مخازن
اسرار محبت و منظر کرامات و مصدر خوارق عادت و اصحاب کلمات و عبارات طاہرہ
اہل رموز و اشارات و احوال و مقامات ایں طایفہ علیہ است قدس اللہ اسرارہم و اہل انوارہم

وصل

وچوں ایں انوار سرمدی از مطالعہ انوار محمدی علیہ من الصلوٰات افضلہا و من التجات
اکملہا بر اطراف و اکثاف ہندوستان تاقتہ برعمورہ دہلی کہ مرکز دارۃ ولایت و کرامت
و قسبۃ الاسلام دین و ملت ست قرار یافت جمعی کثیر و جم غفیر از طوائف انام و قبائل
اہل اسلام از مشایخ عظام و علماء کرام و فضحای شیریں کلام از آفاق عالم از ولایت جو
و عجم نزول اجلال نمودہ دریں بلدہ کرامت انجام اقامت فرمودند۔ و اطراف و اکثاف
ایں دیار کہ بظلمت کفر و جہل تنگ و تیرہ شدہ بود بہ نور ایمان و علم روشن و کشادہ
گردانیدند و کاتب سطور عصم اللہ اوقاتہ عن الضیاع و الفتور تذکرہ ملوک و امارات تاریخ
نامہ ایں دیار کہ مسمی بذکر ملوک و متضمن تاریخ تصنیف است ضبط نمودہ ذکر مشایخ
صلحاء در کتاب اخبار الانبیاء کہ موسوم بہ سمت شیوع و اشتہار است ذکر کردہ اما ذکر فضلا

لہ ذکر ملوک۔ ہندوستان کی عام تاریخ ہے اس میں سلطان مغالدین محمد بن سام کی فتوحات سے شہنشاہ
اکبر کی تخت نشینی تک سلاطین ہلی اور ان کے ان ہم عصر بادشاہوں کا تذکرہ ہے جو بنگالہ و کن گجرات مانوہ۔ جون پور ملتان
اکشمیر وغیرہ ممالک میں بر سر حکومت ہے ہیں۔ یہ کتاب سنہ ۹۹۹ میں تصنیف ہوئی ہے۔ ذکر ملوک تاریخ نامہ ہے۔ یہ
مفصل کیفیت ہمارے مصنفوں موفین ہند میں دیکھئے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ جو از رنگ زیب عالمگیر کے اوتیسویں سال
جلوس میں مکتوب ہوا ہے۔ کتب خانہ تصنیف میں فن تاریخ کے نمبر ۶ پر تاریخ حتی کے نام سے موجود ہے۔

۵۴ اخبار الانبیاء۔ ہندوستان کے مشایخ صوفیہ کا بہترین تذکرہ ہے۔ سنہ ۹۹۹ میں تصنیف ہوا ہے۔ ذکر الادب اس کا

تاریخی نام ہے۔ نام و تاریخ ایں کتاب غریزہ گزینی ذکر ادب الرحمن اسمیں خواجہ بزرگ شیریں علی

چشتی مد کے جہد سے زبانہ تالیف کتاب تک دو سو چوباسی ہزار گلوں کے حالات ہیں۔ ہندوستان میں کئی مرتبہ طبع ہوا
بمقام میرٹھ مطبعہ ماشی سنہ ۱۲۴۴ بمقام دہلی۔ مطبعہ محمدی سنہ ۱۲۸۳ و مطبعہ مجتبیٰ سنہ ۱۳۰۳

از علما و شعرا بعد از خرم و یقین بہ آنکہ بسیار بودند چون نام و نشان ایشان پیدا نیست
و افعال و آثار تصنیفات و تالیفات ہونید انہو انت نوشت۔

شعر

ان آثار نماند علیہما فانظر و بعد ناالی الآثار
و اگرچہ میتواند کہ بوجود آمدہ باشد اما چون باقی نماند و مشہور نشد حکم مہیا نشو
دارد و قبول و انتہار نصحتی دیگرست کہ از اختیار بندہ بیرون است
قبول خاطر آن در دست کس نیست بہ مقبولی کسی را دست رس نیست
رزقا اللہ مگر چندے کہ نام و نشان ایشان مذکور و تصانیف و تالیفات مکتوب و
مسطور است یکی از اسرافاضل کہ در زمان کرامت نشان سلطان ناصر الدین بن سلطان
شمس الدین اتمش انار الدین برانہ کہ اورا سلطان نصیر الدین غازی گویند قاضی منہاج الدین
جو زجانی بود مولف تاریخ طبقات ناصری کہ بنام سلطان مذکور نوشتہ یا دگر کاری برائے
سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین اتمش بہ بادشاہ سلطنت سے دہلی میں
بر سر حکومت رہا ہے۔ طبقات اکبری ص ۳۵ منتخب التواریخ طبع لکھنؤ ص ۱۵ تاریخ فرشتہ جلد اول ص ۱۷
قاضی منہاج الدین۔ پورا نام منہاج الدین بن سراج الدین جو زجانی ہے اس کے حالات نہایت اختصار کے ساتھ
اخبار الاخیار ص ۵ میں مذکور ہیں اس کا اور اس کے اجداد کا مفصل تذکرہ نواب ضیاء الدین احمد خاں المتخلص بہ تیر نے
طبقات ناصری سے اخذ کر کے مرتب کیا ہے جو بخش میوزیم میں مشرقی شعبہ کے نمبر ۱۸۸ پر محفوظ ہے نیز ریورٹی نے بھی ترجمہ
طبقات ناصری کے دیباچہ میں اس کے حالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔

۳۱ طبقات ناصری دنیا کی عام تاریخ ہے اور ۵۸۵ھ کے قریب تمام ہوئی ہے اس کے مضامین (۲۳۲) طبقات پر
منقسم ہیں (۱) ذکر انبیاء علیہم السلام (۲) ذکر خلفاء راشدین (۳) ذکر خلفاء ابوبنی امیہ (۴) ذکر خلفاء عباسیہ (۵) ذکر سلاطین
عجم (۶) ذکر سلاطین عرب (۷) ذکر سلاطین طہارہ (۸) ذکر سلاطین صفاریہ (۹) ذکر سلاطین سامانیہ (۱۰) ذکر
سلاطین دیلمیہ (۱۱) ذکر سلاطین سلجوقیہ (۱۲) ذکر سلاطین سہلویہ (۱۳) ذکر سلاطین سجاریہ (۱۴) ذکر سلاطین

خود گذارہ ہے اگرچہ در بلاغت و براعت چندان ید طولانی ندارد اما کلام او از اختصار و ایجاز بے گوشہ متانت و بختگی نیست برخی از احوال وی از آئینہ و ملفوظات مثیل مذکور است و راخبار الاخبار مسطور است رحمۃ اللہ علیہ

دیگر ضیاء البرنی صاحب تاریخ فیروز شاہی کہ بعد از طبقات ناصری از ابتدائی سلطنت سلطان غیاث الدین بلبن تا احوال شش سالہ فیروز شاہ نوشتہ است و تالیفها در سالہا سے دیگر تیز وارد مرید شیخ نظام الدین اولیا است قدس سرہ چیزی از احوال و اقوال وی نیز در اخبار الاخبار مذکور است رحمۃ اللہ علیہ

(بقیہ گذشتہ) فیروز (۱۵۰) ذکر سلاطین کردیہ (۱۶۰) ذکر سلاطین خوارزم شاہیہ (۱۷۰-۱۸۰-۱۹۰) ذکر سلاطین شہنائیہ (۲۰۰-۲۱۰-۲۲۰) ذکر سلاطین ہندوستان (۲۳۰) ذکر خروج چنگیز خاں - ریورٹی نے پہلے چہد طبقات کو چھوڑ کر باقی کتاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو دو جلدوں میں ۱۸۶۳ء سے ۱۸۶۹ء تک لندن میں طبع ہوا ہے۔ ڈاکٹر لیس نے فارسی متن کے آٹھ طبقے (۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳) میں مقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپوائے ہیں۔

۱۷۰ خواجہ ضیاء الدین برنی - اخبار الاخبار کے صفحہ ۱۰۰ پر ان کے حالات کسی قدر تفصیل کے ساتھ ملتے ہیں مولوی سید حسن برنی نے تاریخ فیروز شاہی سے اخذ کر کے خواجہ صاحب کا ایک مہموطہ مذکورہ مرتب کیا ہے جو دہلی کے رسالہ جامعہ بابرہاہ و مہمہ ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا ہے۔ خواجہ صاحب نے ۱۷۵۰ء کے بعد انتقال کیا اور مقبرہ سلطان الشیخ شیخ نظام الدین اولیا کے جوار میں مدفون ہوئے۔

۱۷۱ تاریخ فیروز شاہی - طبقات ناصری کا مکمل ہے اس میں سلطان غیاث الدین بلبن کی تخت نشینی (۱۷۶۳ء) سے سلطان فیروز شاہ کے چھٹے سال جلوس (۱۷۵۰ء) تک تحت گاہ دہلی کے آٹھ بادشاہوں کا مفصل تذکرہ تحریر ہے۔ ڈاکٹر سید احمد خاں مرحوم نے اسکی تصحیح کر کے ۱۸۶۲ء میں یہ مقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں طبع کرایا ہے۔

۱۷۲ خواجہ ضیاء الدین کی دیگر تصنیفات کے بعض نام یہ ہیں - مآثر آل و ات - حیرت نامہ - تاریخ آل براکہ وغیرہ آخر الذکر کتاب ۱۸۶۴ء میں بمبئی میں چھپی ہے۔

وبعد از دی مروی دیگر تہ احوال سلطان فیروز شاہ و احوال بادشاہان
 گجرات مسلمی تاریخ بہادر شاہی نوشتہ رفتہ است و تاریخ محمدی نیز تاریخی است کہ
 شخصی نوشتہ و تاریخ دیگر شمس سراج عقیف نوشتہ است۔
 و یکی از انہا کہ مشہور است بہ تصانیف و توالیف نظام و نشر اُضیاء بخشی است
 کہ در بداون بود اگرچہ سخنان او نہ در ان مرتبہ است کہ توان ذکر کرد اما مروی بود در
 سہ تاریخ بہادر شاہی۔ یہ کتاب اس وقت نہایت نایاب ہے۔ بہادر شاہ بادشاہ گجرات در سنہ ۹۲۲
 کہ ایما سے تصنیف ہوئی ہے اس میں امیر ناصر الدین بنگلین کے زمانہ سے بہادر شاہ کی تخت نشینی تک
 سلاطین ہند و گجرات کے حالات مرقوم ہیں۔ جہد غلیہ میں جو تاریخیں لکھی گئی ہیں ان میں اس کا حوالہ
 اکثر جگہ ملتا ہے مثلاً طبقات اکبری حصہ ۱ تاریخ فرشتہ جلد اول حصہ ۱ مرآۃ سکندری حصہ ۱ مرآۃ
 منجم مصنف مرآۃ سکندری نے اس کی نسبت اپنی حسب ذیل رائے ظاہر کی ہے ”بعد از ان شتھے تاریخ
 بہادر شاہی نوشتہ عبارت کی کہ مدعا از ان مفہوم منی شود مگر بہ قرینہ و قیاس“
 سہ تاریخ محمدی۔ یہ کتاب بھی اس وقت نہایت نایاب ہے۔ خواجہ نظام الدین احمد غشی نے اس کا
 نام بھی طبقات اکبری کے ماخذات میں درج کیا ہے۔ طبقات اکبری حصہ ۱
 سہ شمس سراج عقیف کی کتاب کا نام تاریخ فیروز شاہی ہے اس میں مصنف نے سلطان فیروز
 (سنہ ۷۹۰ھ) کے حالات ولادت سے وفات تک نہایت تفصیل کے ساتھ تحریر کئے ہیں۔ ڈاکٹر
 ناموس نے ۱۸۹۱ء میں بہ مقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں اسے طبع کرایا ہے۔
 سہ مولانا ضیاء الدین غشی۔ ان کے حالات اخبار الاخیار میں صفحہ ۱۰۱ پر مرقوم ہیں انھوں نے نظم و نثر میں
 بہت سی تصنیفات اپنی یادگار چھوڑی ہیں مثلاً سلک السلوک یہ کتاب تصوف میں ہے اور سلسلہ
 میں مطبع مجتبیٰ دہلی میں طبع ہوئی ہے۔ گلرہ۔ یہ ادبی تصنیف ہے اسے مسٹر آزاد اور محمد کاشم
 شیرازی نے تصحیح کر کے ۱۹۱۲ء میں بہ مقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپوایا ہے۔ کلیات و جبریا
 عشر مشرق۔ چہل ناموس طوطی نامہ۔ ان کتابوں کے قلمی نسخے برٹش میوزیم اور انڈیا آفس کے

گوشہ غربت فحول اقدادہ وازم و زمر و قبول و اعتقاد و انکار خلق دم بستہ و خود زبان
کشادہ ذکر وی نیز در اخبار الاخیار کردہ شدہ است و نقلی چند از سلاک سلوک کہ از میان
تالیقات وی در بیان سخنان ایں قوم بدل نزدیک تراست ایزاد یافتہ و در بداول

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔
طوطی نامہ کو مولانا سنکرست سے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس میں طوطی کی کہی ہوئی باتوں کا بیان
نہ کر رہی۔ ترکی۔ فارسی۔ اردو و ہندی اور انگریزی زبانوں میں اس کے متعدد خلاصے اور ترجمے ہوئے
جتنی تفصیل ہماری کتاب اردو سے قدیم کے ضمیمہ دوم میں مذکور ہے اور اس کا اختصار یہ ہے۔
فارسی زبان میں طوطی نامے کے دو خلاصے ہوئے ہیں (۱) از شیخ ابوالفضل علانی اس کا نسخہ کتب خانہ
آصفیہ میں موجود ہے فن تخصص ۱۳۵۵ (۲) از سید محمد قادری بہرستان میں یہ مقام کلکتہ اور ۱۸۱۱ء میں
یہ مقام لندن چھپا ہے۔

مولانا ضیاء الدین کا اصل طوطی نامہ حسب ذیل زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔
(۱) ترکی زبان میں بعد سلطان سلیمان اعظم ۹۴۶ ۹۴۷ء ترجمہ ہوا اس ترجمہ کو حاج
راسین نے جرمنی میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۸۵۵ء میں لنینرگ میں چھپا ہے۔
(۲) دکنی زبان میں دو ترجمے ہوئے ہیں اور دونوں منظوم ہیں پہلا خواصی کا ترجمہ ہے جو ۱۸۱۱ء میں
تمام ہوا ہے دوسرا ترجمہ ابن شاطی نے ۱۸۱۱ء میں کیا ہے۔
(۳) انگریزی میں جیلنس نے ترجمہ کیا ہے جو ۱۸۱۱ء میں لندن میں چھپا ہے۔
سید محمد قادری کے خلاصے کے حسب ذیل تراجم شائع ہوئے ہیں۔
(۱) دکنی نثر میں۔ مترجم کا نام معلوم نہیں یہ ترجمہ ۱۸۲۲ء میں تمام ہوا ہے۔
(۲) اردو نثر میں سید حمید بخش حیدری نے ڈاکٹر جان گل گرسٹ کی فرمائش سے ۱۹۱۶ء
میں ترجمہ کیا اور طوطا کہانی اس کا نام رکھا۔

مردی بود شہابِ ہمرہ در اشعار امیر خسرو ذکر وی آئندہ است کہ ادر ا تقدم گوئند
ازاں مفہوم میگردد آنجا کہ گفتہ است
زلزلہ افکند در گور شہابِ ہمرہ

و دریں زمانہ از ستخان وی چیزے مشہور نیست۔
تاج ریزہ نیز شاعری بود کہ بر تے شمس الملک کہ صدر زان سلطان علاء الدین
بود و کتاب فضائل نمود و اکثر فضلاء عصر مردی تلمذ میکردند و شیخ نظام الدین اولیا
قدس اللہ سرہ نیز در آوان طالب علمی نزد وی مقامات حریری خواندہ گفتہ است
مصدرا کنوں بکام دل دوستان شدے مستوفی مالک ہندوستان شدے
و در زمان دولت سلطان علاء الدین دہلی تھو رجال افاضل و مجمع فضلاء کابل بود
با وجود جہل و کما برہ و بگیاگی و بے پروائی و عدم اعتنا و التفات کہ اں مرد بایا
طائفہ داشت خاصیت آں زبان چیں اقادہ بود عمدہ فضلاء و اشعر و اشہر
شعرے آں وقت میر حسن و میر خسرو بودند علیہا الرحمہ و الغفران اما
(بقیہ جاشیہ گذشتہ (۳) انگریزی میں گلائیڈ وین نے ترجمہ کیا جو فارسی متن کے ساتھ سنہ ۱۸۶۲ء میں
کلکتہ میں چھپا ہے۔

(۴) جرمین میں پروفیسر ایکین نے ترجمہ کیا جو سنہ ۱۸۶۲ء میں اسٹاکرٹ میں چھپا ہے۔
لے شہاب الدین ہمرہ ان کے والد کا نام جمال الدین تھا۔ ہمرہ واقع ملکیت فارس میں پیدا
ہوے۔ ہندوستان میں آکر دہلیوں میں سکونت اختیار کی۔ سلطان رکن الدین فیروز بن سلطان
شمس الدین التمش کے معاصر اور شیخ ضیاء الدین غفری کے استاد تھے۔ امیر خسرو کے قصاید میں ایک شعر
بھی ملتا ہے جس میں شہاب ہمرہ کا ذکر آیا ہے۔
در دہلیوں ہمرہ سرست بر خیزد خواب گریار و غفلہ مرغان دہلی نرس نوا
شیخ عبدالقادر دہلیونی نے اپنی تاریخ میں ان کے چند قصاید بھی نقل کئے ہیں۔

۱۷ امیر خسرو سلطان الشعرا و برہان الفضلہ است و وی عالمی بود از عوالم خداوندی
 انجہ اورا اطوار سخن و اقام کلام از صنائع و بدائع و مضامین و معانی دست دادہ
 کم کسی را دادہ باشد شعر بسیار گفتہ اما انتخاب نمودہ و دو اوین متعدد جمع کردہ و ترتیب
 دادہ است و در میان کثرت اشعار خود معنی خوش طبعانہ بطریق ابہام و ایہام گفتہ
 اشعار من از چہار صد ہزار کمتر است و از سید ہند ہزار بیشتر و اما میر حسن اگر چہ شعر کم گفتہ
 لہ امیر خسرو کے حالات مولانا شبلی نے شعر العجم اور مولوی سعید احمد مارہروی نے
 حیات خسرو میں تفصیل سے لکھے ہیں۔ نیز دیکھئے کتب ذیل تذکرہ دولت شاہ سمرقندی طبع لاہور
 ص ۱۵۰ اخبار الاخیار ص ۹۶ بہارستان جامی ص ۹۲ میخانہ ص ۵۵ ہفت آسمان ص ۳۶ خزائن عامہ ص ۱۹
 سفینۃ الاولیاء ص ۸۰ نتائج الافکار ص ۱۴

۱۸ امیر خسرو نے اپنے اشعار پانچ دو اوین میں مرتب کئے ہیں (۱) تحفۃ الصغریٰ جس میں سو طویس سال سے انہویں
 سال تک کا کلام جمع ہے (۲) وسط الحمیۃ جس میں چوبیسویں سال سے بیسویں سال تک کا کلام شامل
 (۳) غرۃ الکمال اس میں وہ کلام جمع ہے جو بیسویں سال سے بیالیسویں سال تک منظوم ہوا ہے۔ (۴)
 بقیہ بقیہ اس میں جو کلام جمع ہے اس کا تعلق عمر کے پچاسویں سال سے چونتیسویں سال تک ہے۔
 (۵) ہدایۃ الکمال۔ اس میں آخری عمر کے منظومات جمع ہیں۔

امیر خسرو نے چارہ دو اوین ترتیب دینے کے بعد ان کا ایک انتخاب مرتب کیا اور اس کا
 نام اربع عناصر رکھا۔ یہ مجموعہ اس وقت بھی موجود ہے اور ۱۲۵۸ھ میں نول کشور پریس میں طبع ہوا
 لیکن متن کے اس جملہ سے ”اما انتخاب نمودہ“ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انتخاب جہانگیر کے عہد تک
 گننام تھا اور عام طور پر مروج و مقبول نہیں ہوا تھا۔

۱۹ امیر حسن بھڑی۔ ان کے حالات دیکھئے کتب ذیل میں۔ اخبار الاخیار ص ۹۶۔ تذکرہ
 دولت شاہ ص ۱۶۲۔ بہارستان جامی ص ۹۲۔ نتائج الافکار ص ۱۴۔ ان کا دیوان گذشتہ سال
 دہلی میں طبع ہوا ہے۔

اما انچہ گفتہ سنجیدہ گفتہ و شیریں گفتہ سخن شیخ ایشان در تمیز و تفرقہ سخن ہر دو سبب است کہ فرمود خسر و مادر یائے شور است و حسن جو می شیریں۔

صل

بعد از دور علانی علوم مرتبہ علم و فضل رومی بہ تنزل و انحطاط تہاد و سخن رنگ دیگر گرفت تا آنکہ سلطان محمد خلیف از اقام فضایل خطی وافر داشت اما آنقدر فضل و کمال کہ در زمان علاء الدین فراہم آمدہ بودند در زمان وی نبودند یکی از شاہسیر علما و اساتذہ شہر مولانا معین الدین عراقی بود کہ بہ کثرت و منار و حسامی و مخلص و منقل جو اشی مفید و متین دارد و سلطان محمد اورا بہ طلب قاضی عضد الملکہ والدین الایچی بشیر از فرستادہ و تحلیہ و توشیح کتاب موافق بنام خود استدعا نمودہ بود چون مولانا نزد قاضی رفت و بر سیر ولایت ہندوستان ترغیب نمود و آنچہ سلطان محمد درخواستہ بود اظہار کرد و بادشاہ آل وقت نزد قاضی عضد آمد و تمامہ ولایت با سلطنت پیش کش نمود قاضی طریقہ حیا و انصاف را سلوک نمود ہواے سیر ہندوستان از سر بر آورد و موافق را ہم بنام بادشاہ بادشاہ خود ساخت۔

و در عہد سلطان فیروز نیز علما و فضلا و فقہا بودند کہ بر مسند درس و افتادہ جای داشتند و تاجدار خانی کہ کتب بے طویل و بسیط در علم فقہ است ہم در عہد دولت سلطنت سلطان بن تعلق شاہ نے ۷۵۲ھ سے ۷۵۸ھ تک حکومت کی ہے۔

۷۵۸ھ معین الدین عراقی ان کے لئے دیکھئے سحۃ المرجان ص ۳۰۔ ماثر الکرام ص ۱۲۷۔
۷۵۸ھ تاجدار خان شمس سراج حقیق کی تاریخ فیروز شاہی ص ۲۹۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ خان اعظم تاجدار سلطان فیروز شاہ کے امراء عظام سے تھا اور اسے علوم شرعیہ میں خوب مہارت تھی۔ اس نے علوم دینیہ میں دو مہوکتا میں مدون کرائی ہیں۔ ان میں سے ایک تغیر ہے جس میں مفسرین کے تمام توضیحات جمع کئے ہیں۔ دوسری فقہ سے تعلق رکھتی ہے اس میں فقہ کبیر اور مسائل فقہاء کے اختلافات اور مسئلہ

سلطان فیروز بنام تاتار خاں کہ از ارکان دولت وی بود تصنیف یافتہ و مصنف و مولانا عالم اندہ پتھی است و بعضی گویند این تاتار خاں کہ اس کتاب بنام اوست از امرای علمائی بود واللہ اعلم

ویکی از علمائے زمان فیروز شاہ مولانا خواجگی بود استاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی و مولانا احمد تہا نیری و قاضی عبدالمقتدر شرنجی نیز از فضلائے اس وقت بودند و قاضی عبدالمقتدر با وجود علم شریف میگفت و شعر عربی وی بہتر از (لیقہ حاشیہ گذشتہ) کی نسبت ان کے قادی جمع ہیں یہ دونوں کتابیں تفسیر تاتار خانی اور قادی تاتار خانی کہلاتی ہیں۔ تفسیر نایاب ہے۔ قادی بھی اگر چہ کمیاب ہے لیکن اس کے نسخے اکثر کتابخانوں میں مل جاتے ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ میں اس کا ایک نسخہ جو نویں صدی کا مکتوبہ ہے نو جلدوں میں فن قادی کے نمبر ۶۶ تا ۶۹ پر محفوظ ہے۔

قادی کا ذکر حاجی خلیفہ نے بھی کیا ہے اور اس کے مصنف کا نام امام الفقیہ عالم بن علما محنفی بتایا ہے۔ امام ابراہیم بن محمد اجملی المتوفی ۹۵۶ھ نے اسکی تمغیں کی ہے۔ کشف الطون جلد اول ص ۱۱۱ لہ اندیشہ تہی۔ اندیشہ۔ ایک قریہ کا نام ہے جو دہلی کے قریب وجوار میں آباد تھا تاریخ فیروز شاہی ص ۱۳۲ لہ مولانا خواجگی۔ مرید خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی۔ شاگرد مولانا معین الدین عراقی و استاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ امیر تمپور کی یورش کے بعد دہلی سے نقل مقام کر کے کاپلی میں سکونت پذیر ہوئے اور اسی جگہ ان کا انتقال ہوا۔ اخبار الاخبار ص ۱۳۹ مآثر الکرام ص ۱۵۵ تذکرہ علمائے ہند ص ۵ لہ قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین الشریح الکندی الدہلوی۔ حنیفہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و استاد قاضی شہاب الدین دولت آبادی وفات ۲۹ محرم ۹۱۰ھ مزاران کا دہلی میں عوض شمس کے جانب جنوب واقع ہے۔ اخبار الاخبار ص ۱۴۶۔ سجتہ المرجان ص ۲۹ مآثر الکرام ص ۱۸۳۔ تذکرہ علمائے ہند ص ۱۳۳

شعر فارسی اوست و لامیتہ العجم کہ قصیدہ مشہور است و فصحا و بلغاء کے عجم و عرب
 بہ معارضہ آں دست زدہ دی نیز بہ معارضہ آں ایستادہ از عہدہ آں پر وجہ حسن
 برآمدہ است و مولانا احمد تہانیری نیز زبان عربی شعر گفتہ و قصیدہ والیہ وال است
 بر فضل و بلاغت وی و اینہا ہمہ در اخبار الاخیار مسطور است۔

و بعد از زمان سعادت نشان فیروز شاہ کہ اورا ختم بادشاہان ہند بیکو
 و بعد از وی مجموعہ سلطنت ایں دیار قطعہ شدہ و مانند ملک آفاق در ہرنا صبیہ
 بادشاہی پیدا آمدہ در زمان سلطان ابراہیم شرقی کہ در جانب جوپور پیدا شد
 قاضی شہاب الدین زاوی دولت آبادی کہ شہاب ثاقب و کواکب دری
 لہ لامیتہ العجم عربی زبان کا مشہور قصیدہ ہے جسے مویہ الدین اسماعیل بن حسین بن علی محمد راکت
 الطغفرائی المتوفی ۸۱۵ھ نے مصنفہ میں بہ مقام بغداد نظم کیا ہے اور اس میں اپنی حالت
 اور زمانہ کی شکایت بیان کی ہے۔ کشف الطنون جلد دوم ص ۲۴

۱۵ مولانا احمد تہانیری۔ مرید شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی۔ قبر آپ کی قلعہ کالپی میں واقع ہے
 اخبار الاخیار ص ۱۲ سبجۃ المرغان ص ۱۱۶ مائر الکرام ص ۱۸۶ تذکرہ علماء ہند ص ۱۵
 ۱۶ سلطان شمس الدین ابراہیم بن مبارک شاہ۔ جوپور کی سلطنت شرقیہ کا تیسرا حکمران ۸۱۵ھ سے
 ۸۲۲ھ تک حکمران رہا ہے بڑا ذی علم اور علم دوست و فرماں روا گذرا ہے اس کے حالات کے لئے
 دیکھئے۔ تاریخ فرشتہ جلد ۲

۱۷ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الزاوی دولت آبادی شاگرد مولانا خواجگی و قاضی
 عبدالمقتدر الشریحی۔ وفات ۸۲۵ھ رجب ۸۲۹ھ بہ مقام جون پور مسجد سلطان ابراہیم کے جانب
 جنوب ان کا فرار واقع ہے اخبار الاخیار ص ۱۱۶ سبجۃ المرغان ص ۱۳۹ مائر الکرام ص ۱۵۰
 تذکرہ علماء ہند ص ۱۵

ایں دیار است پیدا شد اور از زمان او ملک العلماء میگفتند اگر چه در ایں زمان دیگر علما ہم بودند اما قبولی و شهرتی کہ اور ا حاصل شد دیگری را نبود خود تصنیفات دارد آثار موسوم بہت قبول و اشتہار مثل حواشی کافیه کہ منقح ترین تصنیفات اوست و ارشاد و بدیع البیان و جفران و بزرگوئی نیز شرحی دارد اتمام و تفسیری دارد مسمی بحجۃ المولج بعبارت فارسی کہ در رعایت سمع تکلفها نموده بحجہت آل الفاظ لہ حواشی کافیه۔ کافیه امام جمال الدین ابن حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کا مشہور متن ہے۔ قاضی شہاب نے اس پر موطا حواشی لکھے ہیں جو شرح کافیه کے نام سے مشہور ہیں۔ حاجی خلیفہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ کشف الظنون جلد دوم صفحہ ۵۷۱ اس کا ایک کاپی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں فن نحو کے نمبر (۱۶۵) پر موجود ہے۔

۵۷۱ ارشاد۔ یہ رسالہ علم نحو میں ہے اور ۱۲۸۱ھ میں حیدر آباد میں طبع ہوا ہے اس کا ایک خطی نسخہ جو ۱۸۹۶ء میں مکتوب ہوا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں فن نحو کے نمبر ۵ پر محفوظ ہے۔
۵۷۲ بدیع البیان۔ یہ رسالہ علم بلاغت میں ہے۔ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے اس کا نام بدیع المیزان لکھا ہے۔ مسجۃ المرجان ص ۳۹۱ مائثر الکرام ص ۱۸۹

۵۷۳ شرح بزدی۔ امام فخر الاسلام علی بن محمد بزدی المتوفی ۷۸۲ھ نے اصول فقہ میں ایک متن لکھا ہے جو نہایت مشہور ہے اور عام طور پر اصول بزدی کہلاتا ہے قاضی شہاب الدین نے اسی کی شرح لکھی۔

۵۷۴ بھرمولج۔ ضخیم تفسیر ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اس کا ایک کاپی نسخہ چار جلدوں میں فن تفسیر کے نمبر ۱۳۵ تا ۱۳۸ پر موجود ہے۔ علامہ انیس دونا قص نسخہ اسی فن کے نمبر ۹۱ و ۲۹۸ پر موجود ہیں۔ پہلی جلد جس میں صرف سورہ بقرہ کی تفسیر ہے ۱۲۹۷ھ میں لکھنؤ میں طبع ہوئی ہے۔

و عبارات خوش و لاطایل بسیار آورده و با قطع نظر از کتابی مفید و نافع و قابل تنقیح و تہذیب است و بعد از قاضی شہاب الدین مولانا شیخ الہمداد جو پوری کہ مردی طاروش بود نیز قلم بہ تالیف و تحریر جاری ساخت و حواشی قاضی را شرح کرد و برادر و مدارک و ہرودی نیز شرح نوشت سوالہای وی قوی تر از جواب ہاست و جہا دیگر از اہل آں دیار نیز حواشی قاضی را شرح کردہ اند و لیکن شرح میان الہمداد نسبت باینہا قوی تر و موجہ تر است و متعارف در آن دیار از علوم صریحت و نحو و فقہ و اصول فقہ بود و علوم دیگر از معقولات قلیل و نادر بلکہ معدوم بود و سیکے از شعرائز آن سلطان غیر و بلکہ بالاتر از آن مظهر کرۃ بود سخن وی خالی از فصاحتی و لہ شیخ الہمداد جو پوری - ۳۲۹ میں ان کا انتقال ہوا ہے سلطان سکندر لودھی کے معاہدہ تھے حالات کے لئے دیکھئے اخبار الاخبار ص ۱۸۸ سبتہ المرجان ص ۱۷۸ مائر الکرام ص ۱۹۲ - تذکرہ علماء ہند ص ۱۵ منتخب التواریخ ص ۵۷

۳۷ حواشی قاضی سے قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی کتاب حواشی کافیہ مراد ہے - دیکھو نوٹ (۱) متعلقہ صفحہ (۱۶)

۳۸ ہدایہ فقہ کی مشہور کتاب ہے جسے شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرعستانی المتوفی ۵۹۳ھ نے تصنیف کیا ہے -

۳۹ مدارک سے مشہور فقیر مدارک التیزل و حقایق التادیل مراد ہے جسے امام حافظ الدین عبد اللہ بن احمد النصفی المتوفی ۸۸۰ھ نے تصنیف کیا ہے -

۴۰ شرح کردہ اند - شیخ صفی الدین بن نصیر الدین - قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے دختر زادے تھے انھوں نے بھی قاضی صاحب کے حواشی کافیہ کی شرح لکھی ہے جس کا نام غایۃ التحقیق ہے -

۴۱ مولانا مظهر متوطن شہر کرۃ - مرثیہ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی دیکھو اخبار الاخبار ص ۳۵۵ - ملا عبد اللہ بریلوی نے لکھا ہے کہ ان کے دیوان میں پندرہ ہزار بیت ہیں اور ان کی اولاد اکبر کے عہد تک لکھنؤ

و بلاغتی نسبت دیوانی دارد. در قصاید که دریں روزگار کیاب بلکه نایاب است
 در اخبار الاخبار چند بیت از وی در ذکر شیخ نصیر الدین محمود قدس سرہ نوشته
 شدہ است و در ہمان بحر و زمان مغیث بانوئی نیز شخصی بود کہ بعالم فضیلت نسبتی
 داشت در بیان صنائع و بدایع رسالہ دارد اما مشہور نسبت و ذکر کی ازین مرد
 نیز در ذکر شیخ نصیر الدین محمود رفتہ است۔

دیگر ظہیر دہلوی بود کہ شیخ جامی اورا ظہیر خواند بجهت عدم رطوبت سخن و بی
 و این شیخ جامی در زمان سلطان سکندر لودھی و نصیر الدین ہمایون بادشاہ و از اکابر
 (بقیہ ماشیہ گذشتہ) میں سکونت پذیر تھی۔ منتخب التواریخ ص ۶۷

۱۰ شیخ مغیث الدین بانوئی دیکھو اخبار الانبیاء منہ محمد بن قوام بن رستم لمی نے ۹۵۰ھ میں
 تخرن الاسرار نظامی شرح لکھی ہے اس کے دیباچہ میں شیخ مغیث الدین کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ
 وہ اس زمانہ میں علم و فضل میں بے نظیر اور معانی و بیان میں بے عدیل ہیں اور ان کی تصنیفات
 سے ایک کتاب بدیع الحکایات بھی بتائی اور اسے چند ابیات بھی نقل کئے ہیں۔

۱۱ مولانا ظہیر دہلوی۔ سلطان محمود شاہ بن محمد شاہ بن فیروز شاہ تغلق (۹۶۷ تا ۱۰۰۱ھ)
 کے درباری شعرا سے ہیں۔ ملا عبد القانی بدایونی نے اپنی تاریخ میں ان کے چند قصاید نقل کئے ہیں
 اور ان کی نسبت لکھا ہے کہ الحق بعد از قاضی ظہیر شاعر کے شعر شش کر اے خواندن کند در
 ہندوستان برخواست۔ منتخب التواریخ ص ۷۲

۱۲ مولانا جامی دہلوی۔ شیخ سہو الدین دہلوی کے مرید اور سلطان سکندر لودھی کے ندیان خان
 انھوں نے عرب و ایران کی سیاحت بھی کی تھی۔ دوران سفر میں مولانا عبد الرحمن جامی اور شیخ
 جلال الدین دوانی سے ملاقات کرنے کا بھی اتفاق ہوا تھا۔ ہمایون بادشاہ کے زمانہ میں
 ۹۴۲ھ کو ان کا انتقال ہوا اور دہلی میں مدفون ہوئے۔ میرزا غفرین کے نام
 ہندوستان کے مشائخین کرام کا تذکرہ لکھا ہے۔ اس کو خواجہ بزرگ شیخ معین الدین چشتی ہے

بود دیوانی دارد مثل برقصیدہ وغزل و کتاب شنوی نیز دارد مسمی بہ ہر وہ ماہ و بعد از وی
پسروی حیاتے فطرت و سلیقہ درست داشت اگر دریں زمان می بود در شعر سرآمد
روزگار می شد میگویند کہ تاریخی نوشته بود بنام سلیم شاہ مصنوع مطبوع کہ باقی نماند
و در زمان ما قریب باین زمان والد کاتب الحروف شیخ سیف الدین بودند کہ
سیفی تخلص میکرد و در میان اقران خود از اہل ہندوستان در سلامت سخن و در جہتی
زبان تمنا بودند و رفتن آں عزیز از سر این مکیں مطابق آں بیت است کہ میر خسرو
در مرثیہ پدر خود گفتہ است ۴

سیف از سرم گذشت دل من دونیم ما و بر یا رواں شد و دوستییم ماند
و ایشان را رسائل است بر طریقہ تصوف و توحید و اشعار بسیار بود کہ اگر مقید
بجمع و تدوین آں می شدند دیوانی بہم میر رسید و لیکن بے توجہی و بے تعلقی ایشان
بہر اسم عرف و عادت براں داشت کہ مقید بر آں نشدند و بہر مشرب ایشان فدا و توحید
غالب بود و جملہ از احوال ایشان در خانہ اخبار الاخبار مذکور است از انجا بہ حقیقت
حال کہ ممکن نیست اطلاع براں مطلع میتوان شد و عم بزرگوار ایں خاک
دقیقہ حاشیہ گذشتہ) شروع اور اپنے رشد شیخ سہا الدین کے تذکرہ پر ختم کیا ہے۔ یہ تذکرہ
۱۲۱۱ھ میں دہلی میں چھپ گیا ہے بقول ملا عبد القادر بدایونی کے ان کے دیوان میں آٹھ نوٹ
ابیات ہیں۔ شنوی ہر وہ ماہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔ حالات کے لئے دیکھو اخبار الاخبار
ص ۲۱۷ نقب التواریخ ص ۸۶ و ص ۸۷ تاریخ فرشتہ جلد اول ص ۱۸۸ محبوب الاباب ص ۲۲۷ تذکرہ
علاء ہند ص ۲۳

۱۱۱۱ھ حیات فی فرزند مولانا جامی ان کا نام عبدالحی ہے ۱۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۱ھ میں انتقال کیا
اخبار الاخبار ص ۲۱۸
۱۲۹۲ھ
۱۱۱۱ھ شیخ سیف الدین سیفی ان کا انتقال ۱۲۵۱ھ میں ہوا۔ حالات کیلئے دیکھئے تذکرہ اخبار الاخبار ص ۲۸۳ تا

شیخ رزق اللہ شتاتی تخلص داشتند از نوادر روزگار و مروی کامل و مستقیم و سالک
طریق توہیم بود و از اہل عشق و محبت بود و زبان فارسی و ہندوی سخنان دل پسند
دارند و بیان ایشان کہ زبان ہندویت مشہور داشت و تاریخ واقعات شتاتی کہ
در احوال سلطان بہلول لودھی و غیر اوست تصنیف ایشان است و در فارسی شتاتی
تخلص دارند و در ہندوی راجن و مولانا حسین نقشی و شیخ تاج الدین و مولانا علی احمد
نشانانی نیز از فضلا و شعرا و اصفیای وقت بودند رحمۃ اللہ علیہم جمعین و دیگر از علماء و
فضلا و شعرا دریں شہر و شہر ہائے دیگر از ہندوستان بودند کہ ذکر ایشان طوی دارد
و قصد متعلق بذکر جامعہ از گذشتگان شدہ کہ اثری و تالیفی گذاشتہ نہ ذکر اسماء
اشخاص و یکی از آہنہا کہ دریں خبر و زمان زبان بشاعری کشادہ و دوا و سخنوری دادہ
است فیضی آگرہ است کہ در فصاحت و بلاغت و متانت و رصانت سخن ممتاز

۱۱۹۹ شیخ رزق اللہ شتاتی - ۱۱۹۹ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۱۹۹ء کو انتقال کیا۔ حالات
کے لئے دیکھو اخبار الاخیار ص ۱۶۷۔ تذکرہ علمائے ہند ص ۶۳۔ ان کا تخلص فارسی میں شتاتی اور
ہندی میں راجن تھا۔ ہندی میں انھوں نے درسلے لکھے ہیں۔ پیہم آں اور جوت برجن یہ دونوں منظم ہیں
واقعات شتاتی کے لئے دیکھو ایلٹ کی تاریخ ہند جلد چہارم ص ۵۲۲

۱۱۹۹ مولانا حسین نقشی اور ان کے فرزند علی احمد شتاتی در اکبری کے شاہیر علمائے تھے ملا عبد القادریونی
نے لکھا ہے کہ پیر و پیر دونوں کو مہر کنی میں کمال حاصل تھا۔ لوگ ان کی ہر دو کو نادرہ روزگار سمجھتے تھے
بطور یادگار ایران خراسان اور عراق میں لے جاتے تھے۔ منتخب التواریخ ص ۳۲۔ علی احمد شتاتی جہانگیر

کی مجلس سرود میں جلوس کے پانچویں سال شب دو از دہم محرم ۱۱۹۹ء کو انتقال کیا ان کے
انتقال کا واقعہ خورجہاگیر اپنے توحک میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے دیکھو توحک جہانگیری جلد اول
۱۱۹۹ شیخ فیضی فرزند شیخ مبارک ناگوری۔ ان کے حالات و تصنیفات کے لئے دیکھو دربار اکبری

شعرا بحم جلد سوم ص ۳۱

روزگار بود لیکن حیف که بجهت وقوع و همبوط در باویہ کفر و ضلالت رقم زد و
 انکار و ادبار بر خود کشیده است و زبان اہل دین و ملت و دوستان و منتہیان
 جناب نبوت را از بردن نام وی و جامعہ شوم دی پاک دارد و تاب اللہ علیہم
 ان کا نوا مومنین و از انجہ بشارت میدہد بخت اہل این روزگار بہ نعمتی کہ واجب
 شکر آن بزمہ اہل انصاف و جوہرند مسعود و نور دیدہ دانش و بنیش نور الحق است
 بہ مشرقی ست کہ شروق تیر فضل و کمال وی در ہر دو طریق دانشوری و سخنوری با وسط
 السماء استواء اعتدال نزدیک بہ سمت الراس رسیدہ است یقین نیست کہ اگر وی
 توجہ برگمارد و بر طریقہ شرای زمانہ شب و روز بہ مشق سخن و فکر بشعر و وی آر دہنہ
 نظامی و خبر و راتبع تواند کرد و جواب گفت و لیکن توجہ و اشتغال وی بجانب علم
 و صلاح و نفس الامر غالب آمدہ نمیکند از کہ بطرف شعر و طریقہ شعر وی آر پروردگار
 جل و علا کو کب سعادت و اقبال او را از افول و نزول نگاہ دارد و فرزند عزیز محمد
 نیز در علم فضل تالی و تابع برادرست و جوہر طبع او بحدوث و سلامت و قوت و در علم
 عمل خصوصاً بعلم شریف حدیث موصوف و ممتاز است بلغنا اللہ مبلغہ العالی

صل

چون سخن بانخبار رسید قلم حیران با استاد و سر رشته گم کرد گویا فراموش کرد کہ سخن
 از تہید و ترتیب این مقدمات و ذکر این حکایات و شرح کلمات چہ بود و موضوع
 مسئلہ کہ بود و من چون از اصل مقصود واقف بودم و بر باطن وی نیز اطلاع داشتم
 و انتم کہ چہ میخواہد و کرامی جوید و یاد کہ میکند خود را از صے بلکہ از خود نیز وز دیدم
 و روی در گریبان حیا و تنویر پیچیدم پس نگاہی بجانب من کرد کہ حال چیست و
 موجب ملال چہ و گفت چہ می اندیشی شرم از کہ داری گویا انجہ باید گفت و بیارہ آنجہ
 لہ نور الحق مشرقی ان کا تعال ۹۳ میں ہوا ہے۔ حالات کیلئے دیکھو سبجہ المرجان ص ۱۵۵ ملاحظہ فرمائیے کہ علامہ

داری گفتیم ششم از آن دارم که سخن در باب علم و فضل و علماء و فضلا می رود و آنکه در هر دوری
نوبت به که رسید و سکه بنام که زدند که این کار را نوکر دایم امر را تجدید نمود و من مغفل منوای
پایه پایه را چه یار که در اینجا دم زخم و چه مجال که درین مقام با ایتم و به چه نسبت خود را بنیام
و بکدام مناسبت زبان کشایم گفت تو اضع نیکوست و چشمه کرام است من تو اضع
تو اضع لشکر فدا شد و لیکن در راستی جای و صدق مقام تحلف است آنچه راستی است
باین تحلف باید گفت و گو هر صدق در رشته انصاف سبقت

براه تحلف مریحسد یا اگر صدق داری بیار و بیا

دیگر عنده چیست من خود هم زبان و هم راز و هم دم و هم ساز تو ام و هر چه از دل تو بر آید
بر زبان من رفته و در ضمیر من نشسته است حالت سخن ترا من نیک می دانم و عیار دانش ترا
بهتری شناسم و آنکه حاسه فطرت و می سلیم است و ذائقه ادراک و می صحیح نیز لذت آن خواهد
یافت و داد انصاف داد رحم الدن من الصنف ه

بر سر هر نامه که آصف نوشت قدر جسم الدن من الصنف نوشت

و خود طالبان بسیار ندوخته و آنها مختلف و مقاصد و مطالب متعدد یکی طلب و
ذوق پیگیری دارد و مقصود و مطلوب او طریقی است و دیگری را حال بر عکس افتاده
اگر یک معلول منکوس انحال صفه ای فراج را حلاوت پیچیده در کام و وقت شیرین نفیقه
زبان ندارد همه چیز برای همه کس نیست و لکن الحمد که در سخن از جاده دین بیرون نیقاده
و غمان بدست نفس و هوام داده و اگر احیاناً بجهت غلبه حال و انبساط وقت از من لبنانی
و جوشی پیدا آمده و مستی سر بر زده باشد تو بدستاری توفیق و نصرت و تا سید حق بدستی
و نرمی مرا از آن و رطبه بیرون کشیده براه راست آورده در حاق و وسط طریق مستقیم
جاری گردانیده و این وصیت که مشایخ بر اے تو نوشته و لایحکم باحقایق و الرقائق
بل بنی للناس علم المعاملات و ماینستیون به عن العیوب بجائے آورده سخن را از اها

و ابهام و شطح و طامات نگاها داشته و بخوض در کشف حقایق وجود و حقیقت ذات
 حق و صفات وی غر و علا جرات و گستاخی ننموده و از دائره عبودیت بیرون رفته
 و چون دیگران در مقام غرت جناب نبوت و ادعای کمال به متابعت و تحلی باحوال
 شریف و انصاف بصفات وی صلی الله علیه و سلم از طریق تادب بدر نیقاده و غرور
 و اعتماد بنفس در احوال و مقامات مقربان درگاه و بزرگان راه نپیمیده و زبان
 از طعن و تنقیص غریزان و بزرگان نگاها داشته از راه دیانت و احتیاط پائی نکشیده
 در ورطه گستاخی و خلاف فروز رفته و اگر فضلا و شعرا دفاتر و دواوین در مقون شعر و مدح
 ملوک و امرأه در اطوال عشق بازی مجازی افشانه خوانی و قصه پردازی کرده در دام پرتل
 و لهو و لعب افتاده اند تو باری کتب و صحائف در علوم شرعی و تفسیر کتاب الله و شرح
 و احادیث رسول الله و لغت و منقبت انبیاء و اولیاء و حالات و مقامات و حکایات
 ایشان جمع کرده و بصراط مستقیم و طریقه قویم دلالت و هدایت نموده در جهای ضلالت
 و کو طبعیت فروز رفته زدار و زردین انشاء الله کتاب را اصحاب الیمین بدست رسانست
 تو دهند و بخوانند کتاب الایرا که در عین است امر کنند آن تران که چه خوانده و
 چه نوشته چنانکه امیر خسر گفته است ۵

باش تا پرده برانداز و جهان از روی کا	آنچه مشب کرده فردات گداز آشکار
و در قرآن السعدین خطاب بنفس خود کرده فرموده است	فتویات
نامه عمرت بسوادی گزشت	عمر به پیودن باد گزشت
سخت و ملت زین رقم در د خام	پخته نشد در پی سودای خام
زانچه بگفتی به خطای و صواب	چونت پرسند چه گوئی جواب
این رستم امروز که سودای تبت	سلسله گردن فردای تست
گیر که نطقت سخن از در کند	کس به دروغی چه تفاخر کند

تا بود اندر فن شعرت هوس جز بدروغت نبرد نام کس
 حاصل ترویج کم و کاستی است رستن مرد از سبب راستی است
 راستی آور که دروغت بس است هر چه چنین ست چه نیکو کس است
 و گفت قلم من میدانم که بعد از امیر خسرو رحمة اللہ علیہ درین شهر و دیار انچه از تو
 در کثرت تصنیف و وجود و اشتہار یافته از دیگرے نشده فرق ہیں است کہ تصنیفات
 حضرت میر در شعر است و تالیفات تو در شرع اگر طالع اہل عالم باشعار موع و ثنوت
 اما حال خواص اہل دین بخلاف آن موصوف ست و شکر و گیر آنکہ بخنان ترا گواراے
 هست و کلمات ترا حلاوتی بخشیدہ اند کہ در دروں اہل قبول جای میکند و بحکم ارباب
 ذوق شیریں می آید و بر بان باطن بریں بشارتست کہ از زبان بعضی ناظران عالم غیب کہ
 خوانندگان صحیفہ لاریب اندیافتہ و نشان ظاہر آنکہ خواطر خواص از آن راضی و ایدی عوام
 بہ نوشتن آن متقاضی است بر ہر تقدیر انچه از غیب است بے عیب است ہر چه تازه است
 لذیذ است بیا رانچہ میدانی و تو کل علی اللہ الذی نزل الکتاب و هو ولی
 الصالحین۔

وصل

عالی کہ قلم این سخنان خوش آمد آمیز بمن گفت چوں روئے بر راستی داشت
 تا اثری کرد از خواب نیستی و گم نامی کہ فرو گرفتہ بود قدری بیدار ساخت و بین النوم
 و اليقظہ چیزے حالتی دست داد گوش بر آواز وئے نہادم کہ چہ میگوید و بخت
 و تفصیل سخن در زمرتہ و اول و آخر آن بہ تمام نہ فہمیدہ این مقدار فرا گرفتہ کہ دلی می ڈا
 و ہمتی می بخشد نفسی بخود آدم و خواستم کہ برینہدم و مری بر بندم و در خانہ وجود و موجود
 خود نگاہ کنم مگر چیزے بیایم کہ پیشکش اصحاب کنم بہ قیاس عقل در زمرتہ و حساب کا فہمید
 بحکم صاحب البیت ادری بانیہ دریافتم کہ متاعی در خانہ نیست کہ بر سر باز آرد و آن

آورد و روی خریدار توان دید. خاطر ازین معامله جمع کرده و از سود و سرمایه آن نومیگشتم
 بموجب فی الیاس راحه سر بر بستر استراحت نهادم و بقلم که مبالغه درین کار داشت
 گفتم که اے دوست! تو از ولے یار عکس امر درین معامله امخذ و در داری که در چهار گوشه
 خانه خود بیدیده امعان و انصاف دیدم چیزی نمی یابم که بکار آید جز آن که در طاق خانه
 ورقی چند ابتر و پریشان افتاده می بینم تو خود بر دوشه بی اگر چه کار آمد نیست بر گیر و بنویس
 و بنمای این معامله بومی سپارم و ترا فیکل و خلیفه خود می سازم که اگر سهو و خطای راه یابد
 منسوب بتو باشد و من تهمت زده نشوم و در اهل وجود و ظهور آن همه نیست و قوی نگازند
 و از کتم ضمیر بر زبان آورده آن تخت علم با قلم ذکر کرد و بعد از آن علم الانسان بالمعین
 گفت توئی ناخوان فیض توئی کاروان علم توئی پاسبان فهم توئی گنجبان دانش گفت
 چمن تیم و کیم من خبی ام مرا از زمین برداشته و بردست غایت و اهتمام گرفته بحرکت قری
 میدارند و آلت کار کتابت می سازند غایت کار و مبالغه در اعتبار من آنست که مرا در
 مرتبه زبان بهنند که البیان باللسان و حقیقت زبان آلت عبارت و سخن افراشتن
 است و من واسطه کتابت و صرف و نگاشتن عرائس معانی از وی لباس الفاظ و عبارات
 پوشیده و از من در حلیه صرف و کتابت جلوه گر شوند تو مرا از خاک مذلت بردار و بدست
 غنم بگیر و تربیت کن و کار فرماے از تو و کارگزاری از من خادم پروری از تو و خدمتگزاری
 از من این سخن از قلم شنیدم و جواب ناداده بجواب تعافل رفتم چون هم درین خیال بخواب
 رفتم بودم در آن عالم نیز می بینم که همی فکر و همی اندیشه دامن گیر حال و پیرامون گرد خیال
 است و صورت خواب در محفل بر میز نم و چشم میکشائم قلم را می بینم بر لباط بهمت دل نهاده
 و سر از پامی نشناخته در خدمت ایستاده زبان خویش را از و لغنه آذر سازد و در دوا
 بمن نمی گذارد و سر ازین سودا باز نمی دارد ایس بار چون رسم تکلف از حد گذشت و مجال
 حلیه ننگ آمد گفتم به گوچه می گوئی و بخواه هر چه میخواهی ظاهر آن میخواهی که این خرافات

چند که آنرا تصنیفات و تالیفات نام می‌نهند بر روی کار آرم و عدد آنها بشمارم و نام می‌آید
 آن را بر صفحه اظهار به نگارم و آن را در رشته تنبیق و ترتیب در آرم گفت این خود جویت
 و غرض از اول هم نیز همین بود این چندال کاری نیست و بر طبع از آن باری نه آن همه
 نوشته گیر و نگاشته شما اکنون آرزو می‌خواهشی دیگر در دل راه می‌یابد که از گذشت
 احوال خود چیزی بگویم و از مبادی حال تا اکنون که آخر صحبت است بخوانی که چه کردی
 و کجا بودی و چه دیدی و چه نمودی اکنون و رچه فکری و چه خیال داری بگو اگر طاقت مجال
 مقال داری

سخن دوستان خوشست بگو ناله عاشقان نکوست بنال
 گفتم این سخن بے فائده و لا طائل است و موجب تصنع وقت و حکم تحصیل حاصل دارد
 مجموع اوقات و احوال سه حالت است طفلی و جوانی و پیری طفلی نادانی است جوانی پرتیا
 پیری نا توانی طفلی قصور است جوانی غرور پیری فتور طفلی پستی است جوانی مستی پیری
 سستی مرا خود حاصل غم همین دو نشاط بود خردی و پیری و جوانی ندانم که چیست و متمتع
 از جوانی کیست

من ندانم که زندگانی چیست	کامرانی چه و جوانی چیست
روزگار می‌خوننی که اگویند	دل خوش در جهان کجا جویند
وصل با کام دل چه می‌باشد	کامیاب از جهان که می‌باشد
آنکه او دید چه سره مقصود	کیست در عالم و که خواهد بود
آنکه مقصود یافت در عالم	که بود در دنیا به اعلم

مجل احوال فقیر درین فقره منسب است دیوانی حتی که حیران و سرگردان راه
 تنزل و ترقی است - محبوبی بود که چند گاه به تاثیر صحبت فرزانهگان بکمال انجمن فنون در
 احاطه و احراز فنون کوشید و در آخر به مصداق انجمن فنون بے حوصلگی منوذه هم بر سر

جنون رفت

قصه ام را من لے ہدم حاصل تکرار کا ول و آخر او جملہ جنونست و جنون
گرفنون جملہ شد آن نیز جنونی بودست بشنواں مردم عاقل کہ فنون است جنون
اگر اختصار کنند حاصل قصہ عالم دریں یک کلمہ تمام است کہ گویند پیداکشت
و ناپیداشد بود و نابود شد نمودند و بودند گفت حقیقت ہمیں است کہ گفتی و گوہر یاز در
رشته اختصار و ایجاز سفتہ اما در سماع تفصیل حال سالکان و بہ مقصد رسیدگان بہت
مرطالباں را کہ باعثہ طلب را قوی گرداند و تازیانہ است کہ مرکب شوق را نیز راند و گریزان
باشد باری بر ہر تقدیر بر سادہ ترانہ نواز کہ دل را مشغول بہ آن سازد و گفت من می دانم کہ
غایت و توفیق الہی دستگیر حال تو شدہ ترا در کارے داشتہ و از نعمتہائے نامتناہی
خود محروم نگذاشتہ است از عجب دریا برآمدہ و از شیوہ خود ستانی و خودنمایی مطلق تہی شدہ
بگوی دوراہ کذب و مبالغہ مپوی و اما نعمتہ ربک فحشا گفتہ تفصیل آن نیز در مواضع متعدد
مذکور و مسطور است مبادی احوال در خاتمہ اخبار الاخیار کہ در ذکر مشائخ این دیار است او
در جذب القلوب کہ تاریخ مدینہ مطہرہ است و مفتہا در زاد المتقین کہ در ذکر مشائخ حرمین
شریفین است و لیکن مجلسی ازاں بہ طریق اختصار و بعضی از انچہ کہ در ان کتب مذکور و مختصر شدہ
بچارم تابیہ ذکر این غرض کہ تعداد و ترتیب تالیفات ست اتصالی و انجزار یابد بد آنکہ چوں
صانع پروردگار از اول فطرت این غریب خاکسار را نشاء خاص مخصوص گردانیدہ بود بہ ہم
در عنفوان جوانی کہ آوان نشو و نما کامرانی است اقسام علوم عقلی و نقلی تحصیل کردہ و تکمیل
نمودہ و بعد از تحصیل و استفادہ بدیہ و افادہ مشغول شد و بہدین ایام بہ توفیق و تائید
الہی بہ حفظ قرآن مجید مشغول شدہ و بہ جاذبہ غیبی ترک دیار مفارقت اہل و عیال گفتہ
و در وادے طلب و غربت اقامہ بہ موطن ارواح و مستقر قلوب کہ بیت رب العالمین و
درگاہ سید المرسلین است روئے آورد و بہ انعام عام و خاص بہ طریق عموم و انتصاف

از آنحضرت مشمول و مخصوص گشته و به سعادت لقای شریف وی صلی الله علیه و سلم مکرر مشرف
 شده و استماع حدیث در مقام از حضرت سید انام علیه الصلوٰۃ و السلام بے واسطه نموده
 و بشارتها به مقصود یافته مدتی به تجوید قرآن عظیم و علم قرأت و خدمت علم حدیث رسول کریم
 مشغول شده و به اجازت نامه عام شامل و کامل تامله کتب احادیث و سایر علوم دینی
 از علما اکرام آن عالی مقام علیهم رحمة الله الملك العلم خصوصاً از حضرت شیخ اجل اکرم
 اوصد و اعدل عبد الوهاب متقی قادری شاذلی قدس الله روحه و اوصل النبیاء فیضه
 فتوحه بملقین ذکر و اشعار خلوت و خلافت و برکت و مشرف و فائز شده به نعمتهای بشارت
 از خدمت وی در حصول انوار و آثار نتایج و ثمرات برکت و التزام مقام صدق و استقامت
 در نشر علوم دینی و حصول هوا سبب یقینی شرف و بشرف گشته رجوع و عود بوطن مالوف مامور
 و مکلف گشت و هر چه بر زبان قلم من ازین باب جاری شده همه از رشحات باطن و طاهر
 آن خاطر دریا مقاطرست و این توالیف که محدود خواهند شد و وجود آن بعد از قدم
 برکت لزوم این سفر مبارک اثر است مگر اخبار الاحیاء و آداب الصالحین و یک دو
 رساله دیگر در خود مناظره که تسوید آن پیش از این در اثناے طالب علمی صورت یافته بود
 و تبییض و ترتیب و تنسیخ آن نیز بعد از آن اتمام یافت و اکنون بعد از احصار توالیف سخن
 تمام کنیم و چون در اسامی آن رساله جدا مسمی به تالیف قلب الالیف بکتاب به فهرست التوا^{لیف}
 نوشته شده بود به همان صورت نقل کنم و چون آن کتب و رسائل در هم بود بعضی به لفظ عربی
 و یاره به زبان فارسی و صف عربی به عربی کرده شد و فارسی به فارسی و هه^{ذا}

فہرست تصنیفات شیخ عبدالحق محدث دہلوی

الموسوم بہ

تالیف قلب الایف بکتابتہ فہرست التوالیف

الحمد لله منزل الكتب السماوية والصحف المكرمة المرفوعة المطهرة على الارواح
 القدسية الطوية الرسالية لهداية النفوس السفلية الارضية والصلوة التامة المباركة
 الزكية البهية على الجواهر الاول والاخر المحمدي حافظ اللوح المحفوظ مبين الكتاب المبين
 وعلى اهل بيته الاطهار وصحابته الاخيار واتباعه الابرار مفسري الكتاب ومفصلي الخطاب
 ومحي علوم الدين پاس وستايش مرپروردگار علی الاطلاق ومفيض اقام ارزاق راکہ عطائے
 اور پایاں نیست و فیض اور انقطاع نہ خدایے بے مانند بے ہمتا کہ بخشندہ عطایا و بخشایندہ
 خطایاست تعالی ثناء و عظم برکاتہ وجل جلالہ و کثر افضالہ و درود نامعدود و درجتم نامحدود و بر
 فہرست دیوان رسالت و مختصر کتاب سفارت کہ ہتر عالمیان و دانش آموزان و جان و
 استاد پیشیناں و راہ نمائے پسیناں ست و بر فرزندان و یاران او کہ مجموعہ فضل و کمال
 و جامع مراتب علم و حال و کتب علوم دین و ایواب و فصول کتاب مبین اند افاض اللہ علینا
 من انوارہم و نفعنا ببرکاتہم و برکات علومہم۔ بعضیہ از اصحاب فضل و کرم کہ اہتمام بشان
 فضل و علم و غنائی بحال ایں ضعیف داشتند بعضیہ از مسودات ایں مسکین را طلب نمی نمود

تا مطالعہ کنند یا اس کتاب نمایند و چون در نظر دانش و بینش چسبیری چنان نبود کہ بکار آید
و اگر بود در آنجا اقام فنون متعدد بود از علوم بعضی لمہان عربی و بر خے بزبان پارسی و ہنہمہ
کس کار آمدنی نہ فہرستی در تعداد آن نگاشستہ عرض داشتہ تا ہر چہ از ان اختیار افتد و بہ مذاق
وقت موافق آمد بخجہ دست فرستم و بعد از ان نیز ہر کس از اہل الوان کہ بر ماندہ ام ہر چہ خوش
دارد فائدہ بردارد و انما معترف بقللہ بہ ضاعت و عدم استطاعت و ضعف بالی و شتات حالی
و قصور نظری و فتور فکری ملتس از اہل فضل و ارباب کرم آنکہ عیوب و زلات این مسکین را
بہ پوشند و در اصلاح و تصحیح آنچه از خطا و سہو راہ یافتہ یا شد بکوشند و ارجو من اللہ الکریم
حسن القبول و نیل المامول اوست عیب پوش و خدیر پوش و ہو الکریم الواب۔

۱۔ فہمہا لمعات التفتیح فی شرح مشکاة المصابیح و ہو اہل و اعظم و اطول و اکسر
نہذہ التصنیفات و قد جاء بتوفیق اللہ و تائیدہ کتابا حافظا شاملا مفیدا نافعا فی شرح الاحادیث
النبویۃ علی مصدرہا الصلوۃ و الختمہ شملتہ علی تحقیقات مفیدہ و تدقیقات بدیعہ و نوائد شرفیہ
و نکات لطیفہ و احوال کیفیات کمقوتہ فی دیاجتہ قریبہ من ثمانین الف بیت
۲۔ و منہما اسماء الرجال و الرواۃ المذکورین فی کتاب مشکات اثنا عشر الف بیت کہ

لہ لمعات التفتیح۔ امام بغوی ابو محمد حسین بن سعید القرا البغوی المتوفی ۳۵۶ھ نے کتب صحاح کے اسماء
و کرات کو حذف کر کے احادیث صحیحہ کا ایک مجموعہ مرتب کیا اور اس کا نام مصابیح السنۃ رکھا۔
دلی الدین ابی عبداللہ محمد عبداللہ الخطیب نے اس پر نظر ثانی کی اور احادیث کو ابواب پر تقسیم کیا ثانی
رواۃ حدیث کے نام اضافہ کئے ثانیاً ہر حدیث کے ساتھ ان کا حوالہ بھی لکھ دیا جس سے صاحب مصابیح
انھیں لہذا کیا ہے اس ترتیب و ترمیم کے بعد یہ کتاب بالکل جدید تالیف ہو گئی اور اسے مشکوۃ المصابیح
کے نام سے موسوم کیا اور طبع رمضان ۱۲۸۵ھ کو اسکی تالیف و تدوین سے فراغت حاصل کی۔ لمعات کیا ہے
اس کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں۔ من حدیثہ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱

۳۔ **ومنہا اشعة اللغات فی شرح المشکات** شرح فارسی مشکات کہ در قدرو مرتبہ بلو شرح عربی است و در تنقیح و تہذیب و ضبط و ربط راجح و فائق و در حجم ضخامت زیادہ از ان آں نیز بہ تائید و نصرت الہی سبحانہ شرحی نفیس لطیف مہذب مرغوب و مقبول آمدہ کتابت آن مقدار صد و سی ہزار بیت باشد۔

۴۔ **ومنہا جامع البرکات** منتخب شرح المشکات مجموعہ آمدہ است شامل فوائد کثیرہ و عواید غریزہ در ہر باب یک دو متن حدیث ذکر کردہ و در باقی احادیث بر مضامین آن اقتصار کردہ و اختصار نمودہ شدہ است و کتابت آن مقدار سی و دو ہزار بیت باشد۔

۵۔ **ومنہا مدارج البنوۃ و مراتب القوۃ** در سیر حضرت سید نجات و امام المتقین و الابرار علی اللہ علیہ وسلم مقدار چہل و دو ہزار بیت۔

۶۔ **ومنہا مطلع الانوار الہیہ فی الجلیۃ البنوۃ** مقدار یک ہزار بیت

۷۔ **ومنہا** ذکر اجازت الحدیث فی القدیم و الحدیث

۸۔ **ومنہا** اسرار الاستادین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

۹۔ **ومنہا** فضول الخطب بیل اعلی الرب

۱۰۔ **ومنہا** تنبیہ العارف بما وقع فی العوارف فی باب اخلاص الصوفیہ قدس اللہ

اسرارہم الصغیرہ من الحکم علی ما در من اخبارہم عن احوالہم تحدیثاً بنعمۃ اللہ انہا من باب اسرار

اشعة اللغات۔ بزبان فارسی شاہ صاحب نے ایسے لغات کے بعد تصنیف کیا ہے برٹش میوزیم میں اس کا جو مخطوطہ محفوظ ہے اس کی جلد آخر سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے ۱۰۰۰ ہجری میں تمام کیا ہے یہ کتاب دو جلدوں میں ۱۰۰۰ میں نو لکھو پریس لکھنؤ میں چھپ گئی ہے۔

۱۱۔ **مدارج البنوت**۔ یہ کتاب ۱۲۴۵ھ میں مدراس میں اور ۱۸۶۱ھ میں لکھنؤ میں چھپی ہے۔

مولوی عبد الحمید ساکن پٹلی ہسٹ نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو سنہ ۱۳۰۰ھ بنوت کے نام ۱۲۴۵ھ میں لکھنؤ میں چھپا ہے۔

وفلجہ الحال و بیان ان ہذہ الرسائل الاربعہ مقدار ثلثہ او اربعہ آلف تخمیناً
 ۱۱۔ و منہما الطريق القويم فی شرح الصراط المستقیم نام اصل متن سفر السعادت است کہ
 مشہور میان مردم بہ صراط مستقیم شدہ و در وقت کتابت شرح چوں با سہم اول مذکور
 و منظور شد بہ ہمین نام مطبوع گشت و اگر اسم ثانی را در نظر آزند سلوک طریق الافادہ فی
 شرح سفر السعادت نام نہند و کتاب مذکور تصنیف شیخ محمد الدین شیرازی صاحب قاموس
 ست و مقصد وی دین کتاب آنست کہ اعمال شریفہ حضرت نبوت را از عبادات و عادات
 با حادیت اثبات کردہ تصحیح نمودہ و برود آں کار بر آئینہ مخالف آں از مذاہب اربعہ واقع
 شدہ تصریح کردہ است پس در شرح تأیید مذاہب اربعہ و اثبات آں با حادیت خصوصاً
 مذہب حنفی ہمارضہ کلام صنف کہ ادعاے صحت احادیث موافق مدعاے خود نمودہ و رسم
 رد و بطلان برخلاف آں کشیدہ است کردہ شدہ و ایں حکایت در دیباچہ کتاب بہتر
 ازین گفتہ شدہ است کتابے آمد حافل شامل نافع جامع طریقہ فقہ و حدیث مقدار کتابت

وی قریب سی ہزار بیت خواہد بود

۱۲۔ و منہما جذب القلوب الی ديار المحبوب تیانج مدنیہ مطہرہ در بیان اسماء فضائل و مناقب
 این بلد کریم و احوال ساکنان وی از زمان قدیم و ذکر فضائل مسجد شریف و مقامات قبر کہ و احکام
 و آداب زیارت قبر شریف و اقامت در آں عالی مقام در جوع بوطن بالخیروالسلام و بسط
 کلام در اثبات حیات انبیاء علیہم السلام و ذکر فضائل و آداب صلوة بر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

سلسلہ سفر السعادت شیخ محمد الدین محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الفیروز آبادی المتولد ۸۲۹ھ بہ کارزدون
 و المتوفی ۸۸۶ھ برہیدہ ہے شیخ صاحب کی شرح ۸۸۶ھ میں نو لکھو پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی ہے اور ختم کتاب ہے
 ۸۸۶ھ جذب القلوب۔ یہ کتاب ۱۲۶۳ھ میں کلکتہ میں اور ۱۸۶۶ھ میں لکھنؤ میں چھپی ہے۔ مولوی
 عبدالحق بن غلام رسول بن ولی اللہ نے ۱۲۷۹ھ میں بہ زبان اردو اس کا ترجمہ کیا جو مرغوب القلوب
 کے نام سے ۱۲۸۶ھ میں لکھنؤ میں چھپا ہے۔

و ذکر بعضی از صنغ صلوات ماثورہ از صحابہ و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
و این کتاب در متانت و رصانت الفاظ موافق شرافت و کرامت معانی آں نزدیک
بدرجہ قبول اہل وصول واقع شدہ است نزدیک بہ ہفت ہزار و پانصد بیت

۱۳۔ و منها احوال الائمہ الاثنی عشر خلاصہ اولاد سید بشر مقبول و منتخب از
کتاب مستطاب فصل الخطاب و ترجمہ عبارات عربی و سہ و ترک سخنان فارسی علی حالہا کہ
بامرواجب الاقتال بعضی از ارباب کمال نوشتہ شدہ مقدار ہزار و پانصد بیت

۱۴۔ و منها زبدۃ الآثار منتخب بہجتہ الاسرار فی مناقب الغوث الاعظم والنور الائم
الشیخ محی الدین عبدالقادر الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ و کتاب بہجتہ الاسرار کتابیت مقرر معتبر
نکود مشہور بین المشائخ و العلما صنفہا بعض عطاء المشائخ المقربین و بیہ و بین الشیخ رضی اللہ
و استطان و قد کتبت ترجمہ فی طبقات المقرئین الذہبی اختصر الشیخ محمد الخرزی و قال
قرأت ہذہ الکتاب علی الشیخ عبدالقادر الاسطوطی و کان من کبار المشائخ بمصر اکثر من
ثلثمۃ آلاف بیت

۱۵۔ و منها مشرح فتوح الغیب مسمی بہ مفتاح الفتوح لفتح ابواب المنصوص و
فتوح الغیب از تصانیف عظیمہ حضرت غوث اعظم است کہ در تحقیق مقالات دین و کمالات

سلہ اس کتاب یک پورا نام بہجتہ الاسرار و معدن الانوار فی مناقب السادۃ الاخیار من المشائخ الابرار ہے۔ اور اسے
شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الحسن الشافعی المعروف بابن جہقم الحمدانی مجاور صوم نے حدوہ و تفسیر
میں تصنیف کیا ہے ہمیں چالیس مشائخ ابرار اور صوفیائے کبار کے حالات ہیں۔ ابتدا غوث اعظم شیخ عبدالقادر
جیلانی کے تذکرے کی ہے اور ایسے نصف سے زیادہ حصہ میں نہایت شرح و بطن کے ساتھ تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب سلہ
میں مصر میں چھپی ہے۔ شاہ صاحب نے اس سے صرف حضرت غوث اعظم کے حالات اختصار کے ساتھ نقل کئے ہیں
اور مولوی عبد الاحد نے اردو ترجمہ کے ساتھ سنہ ۱۲۸۵ھ میں بہ مقام دہلی چھپوایا ہے۔

سلہ یہ کتاب دہلی لکھنؤ اور بیڑی میں کئی بار چھپی اور عام طور پر طبعی ہے مولوی رید ابو الحسن نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے
جو لکھنؤ میں طبع ہوا ہے۔

اہل یقین موافق لسان رسالت و زبان نبوت است چنانکہ شان معارف صدیقان است
فرمودہ اند ہزار بیت

۱۶ و منها الانوار الجلیۃ فی احوال المشائخ الثانیۃ ذکر فیہ ثمانیۃ رجال من عظامہم
و علمائہم باعث بر تصنیف این رسالہ و تفصیل این سعادت و وقوع ذکر این اعزہ بود رائل
این فقیر نقل کلمات و حکایات ایشان چنانکہ در خطبہ رسالہ گفتہ شدہ است کلمات لطیف
و فوائد شریف و سخنان غریب از انفس یقینہ این قوم دارد کہ بغایت نافع و سودمند

است قریب بہ چہار ہزار بیت

۱۷ و منها زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین در احوال شیخ عارف کامل متبع
ہلی متقی و خلیفہ راستین و می شیخ ولی مقتدا عبد الوہاب متقی قدس اللہ سرہما و بعضی
دیگر از مشائخ از دیار عرب و عجم و اہل عربین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً رسالہ است
بے مفید و نافع مرصعان صراط مستقیم و سالکان طریق توہم را دریں رسالہ تقریب بعضی
احوال این غریب و تشریف بخد مت حضرت شیخ نیز مذکور شدہ است مقدار چہار ہزار بیت
۱۸ و منها اخبار الاخیار فی احوال الابرار و ذکر احوال مشائخ و علما و صلحا و این

دیار نسخہ اصل مقدار پانزدہ ہزار بیت بود و متوسط و دوازده ہزار و پنج آخر کہ قرار یافتہ نہ ہزار
و کسری و مثبت دین مجموعہ نسخہ متوسط است و این اول تصنیف است کہ رقم زدہ کلک این
مکس شدہ است اگرچہ جب لفظ و عبارت نہ در آن مرتبہ است و لیکن بہ سبب اشتمال
بر احوال و حکایات و کلمات بزرگان بغایت شیوع و اشتہار موسوم گشتہ است۔

۱۹ و منها تاریخ سلاطین ہند اصل مسودہ مقدار سہ ہزار بیت بود و بعد از
ضمم احوال سلاطین اکناف و اطراف این ولایت کہ در جمع سابق ناقص ماندہ بود بہ چہار

۱۰ اس کتاب کے لئے دیکھئے کتاب ہذا کے صفحہ ۶ کا حاشیہ نمبر (۲)

۱۰ اس کتاب کے لئے دیکھئے کتاب ہذا کے صفحہ ۶ کا حاشیہ نمبر (۱)

ہزار بیت و چہری رسید و سہمی بذر ملکوک کہ مستفہن تیار بخ اوست گفت
 ۲۰۔ و منها تحقیق الاشارة الى تعيم البشارة في اثبات البشارة بالجنة لغير الاصحاب المشيرين
 البشارة وعدم اختصار صہم بہا و بیان سبب انتہار ہم بذلک و عددہ مباحث متعلقتہ
 بہذا الباب مع ذکر شئی من قواعد اصول الحدیث فی مقدمۃ الکتاب و ایراد بندہ من فضائل
 اہل بیت الرسالة سلام اللہ علیہم فی خاتمہ الکتاب و اللہ الملہم الصواب والیہ المرجع والکمال
 زاد ثلثہ آلاف بیت

۲۱۔ و منها جمع الاحادیث المارین فی ابواب علو الدین جمعت فیہ مقاصد
 مختلفہ فی ابواب العلم و ارجو من اللہ ان یوفقی بشرحہا انہ خیر موفق و معین مقدار خمسایہ بیت
 ۲۲۔ و منها ترجمۃ الاحادیث الاربعین فی نصیحتہ الملوک و السلاطین
 ۲۳۔ و منها المطلب الاعلی فی شرح اسماء اللہ الحسنی وصفاتہ العلی ہزار و پانصد
 ۲۴۔ و منها ترغیب اہل السعادات علی تکثیر الصلوٰۃ علی سید الکائنات
 صلی اللہ علیہ وسلم مثل بر فوائد ایں عل عظیم الشان و ذکر صنیع ما ثورہ و آں و ذکر صلوات
 منقول از بعضی مشائخ عظام علیہم التحیۃ و الاکرام قریب ہزار بیت و پانصد بود بعد از ان
 ضعیفین آں ہد کرشتہ۔

۲۵۔ و منها الاجوبۃ الاثنا عشر فی توجیہ الصلوٰۃ علی سید البشر رسالہ جوت کوجہا
 التشبیہ الواقع فی الصلوٰۃ علی نبی الکریم اللہم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
 و آل ابراہیم جمعہا فی مجلس واحد من وقت السحر الی طلوع ذکاء مع ما وقع فی البین
 من الصلوٰۃ و الورد و الدعاء مقدار اربعایہ بیت و کسر

۲۶۔ و منها تحقیق ما ثبت بالسنۃ من الاعمال فی ایام السنۃ اوردت فیہ الاعاد
 ۱۔ یہ کتاب سنہ ۱۰۰۰ میں مطبع محبتی دہلی میں طبع ہوئی ہے۔ مولوی سبحان بخش نے اس کا اردو
 میں ترجمہ بھی کیلئے۔ اس کے ساتھ بین السطور چھپا ہے۔

الواروة فيما جاء فيه من الاعمال في الايام والاشهر والايام مثل الصلوة والصيام
في يوم عاشورا وليلة النصف من شعبان وغير ذلك من الزمان صحاحا وحامانا وضعافا
وموضوعات نحو اسن الفی بیت او اکثر قریب من ثلثة

۲۷ **ومنها** التعليق الحادى على تفسير البیضاوى على برع البحر الاول نحو اسن
عشرة الاف و نال الشد التوفیق بان یضاف علیه ماشاء المدمن غیر تکلف واعتداف
۲۸ **ومنها** هداية الناسک الى طریق المناسک رساله الیت مضبوط منقح
کزبدہ مناسک حج وآداب زیارت بجهت ساکنان این راه وقاصدان این درگاه ذکر
کرده شده نزدیک بدو هزار بیت

۲۹ **ومنها** رساله نوریه سلطانیه در بیان قواعد سلطنت و احکام دارکمان انا
وآلات تحصیل آن و اوضاع و آداب این امر عظیم الشان فرین باسم سامی سلطان انا
ولک الزمان خلدا لشد فی مراضیه ملکه و سلطانه و اعلا امره و شانہ نزدیک بدو هزار بیت
۳۰ **ومنها** آداب الصالحین منتخب از برع العادات از کتاب احیاء العلوم لک
دربیان آداب اکل و شرب و منام و معاشرت و مصاحبت باصناف انام از ازل و لاج
و اولاد و اصحاب و خدام مقدار سه هزار و پانصد بیت

۳۱ **ومنها** مرج البحرین فی الجمع بین الطریقین در جمع میان شرعیت و
حقیقت و ذکر بعضی از اوضاع و افعال مشایخ صوفیه قدس السراهم و مواحنه
فقها برایشان و جواب و توجیه از ان ساله الیت مفید و نافع و تحصیل اعتقاد صحیح و حق
صریح خالی از خوش عبارت و حسن بیان نیست مقدار هزار و پانصد بیت

له تفسیر بیضاوی سے قاضی ناصر الدین ابوسعید عبدالمدین عمر البیضاوی کی تفسیر انوار التنزیل فی
اسرار التاویل مراد ہے۔

علمه احیاء العلوم۔ امام حجت الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۴۰۵ھ کی مشہور تصنیف ہے۔

۳۲ **ومنہا** تکمیل الایمان و تقویۃ الایقان در بیان عقاید اہل سنت و جماعت
بایراد عبارت عربی عقاید و شرح آن بہ زبان فارسی با ذکر نواید شریفہ و نکات لطیفہ
و بط کلام در بعضی سائل خصوصاً مسئلہ خلافت قریب سہ ہزار بیت

۳۳ **ومنہا** تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف زما و ثلثہ الآت بیت

۳۴ **ومنہا** توصیل المرید الی المراد ببيان احکام الاحزاب والاوراد در

بیان علوم و قواعد متعلقہ باوراد و ادعیہ و احزاب و توفیق میان مذہب محدثین و

مشائخ کہ در تصحیح و تضعیف بعضی اعمال درین باب اختلاف دارند مشتمل بر سی و فصل

و این رسالہ توطیہ و تمہید رسالہ دیگر است کہ در وی اوراد و احزاب کہ بہ اجازت میخان

پیوستہ و بہ عمل کاتب حروف در آمدہ جمع کردہ شدہ و مجموع رسالیتین مسمی است

باین اسم مقدار سہ ہزار بیت

۳۵ **ومنہا** تلئتہ المصابیل الاجر والثواب در بیان صبر بر مصائب و

بلایا و تبتیہ بر وجود نعم خفایا و تحقیق معنی اجابت و منع در دعا و سلوک طریق رفقا و تسلیم

در واد احکام ارادیہ قہریہ و باب کریم و نادب الہی تبرک طلب و سوال با اختلاف اوقاف

و احوال مقدار ہزار بیت و کسری -

۳۶ **ومنہا** شرح الصدور فی تفسیر آیتہ النور ہزار بیت کسری

۳۷ **ومنہا** الدر الفرید فی بیان قواعد التجوید رسالہ مختصرہ مضبوطہ مع

شرحتہ بہذا النمط مزوجاً بالمتن خوا من الالف و خمسمائتہ بیت

۳۸ **ومنہا** البناء المرفوع فی ترصیع مباحث الموضوع قبہ مباحث شریفہ ^{منقولہ}

من شرح الشمسیہ و شرح المطالع و حواشیہا مع ایراد بعض نکات الشیخ بالفکر الفاتر

فی بیان کواکبہا و غوامضہا خوا من الف بیت و کسر

لہ یکتاب دہلی اور لکھنؤ میں کئی باچھپی ہے۔

۳۹ **ومنہا** الدرۃ البیہتہ فی اختصار الرسالۃ الشمسیہ وقع فی مجلس واحد لیر

شاملیہ کج ما فیہا من مایل المنطق اختصار الطفا عجیباً فی صفحہ واحدہ واسطہ معدودہ

۴۰ **ومنہا** - شرح شمسیتہ قد وقع علی طریق البسط والتحقیق الی قولہ بحسب تقدیم

مباحث الموصل الی التصور علی مباحث الموصل الی التصدیق نحو امن الفی بیت وکسر -

۴۱ **ومنہا** حاشیۃ الفوائد الضیائیۃ الاتباع الہوی الصیائیۃ من الاول

الی وجہ ہر کلمۃ فی الاقام ومن بحث الفعل الی آخر الکتاب بعون الملک العلم العزیز

فیہ الزب عن الخدم المکین المایمن فی اعتراضات مولانا واستاد باعصام الدین والکمان

وقع فیہا شئی من التکلف فی الکلام علی ما تقیضہ شرطیۃ الا التزام نحو امن ثمانیۃ الاکف بیت

۴۲ **ومنہا** الافکار الصافیۃ فی ترجمہ کتاب الکافیۃ در صغیر سن درابتدای محال

طالب علمی بتقریب کسی نسبت معنوی و رابطہ قوی داشت تا آخر منصوبات تسوید نمود

شد و با بحث مرفوعات بہ بیاض رسید و عمر کاتب حروف در آن وقت پانزدہ یا شانزدہ

سال بود شتمن برنجان بسیار مقدار ہشت ہزار بیت و کسری

۴۳ **ومنہا** نظم آداب المطالعۃ والمناظرۃ لمن طالع الکتاب و ما طرہ رسالہ منظوم

تثنویتی در آداب بحث و مطالعہ خالی از بسطی و سلاستی نیست در ایام تحصیل نوشتہ شد

ہفت صد بیت و کسری -

۴۴ **ومنہا** نکات العشق والمحبۃ فی تطیب قلوب الاجتہد در نکات و حکایات

محبت و عشق بازی مجازی کہ در زمان کودکی و بازی واقع شدہ بود نزدیک بہ دو ہزار

بیت و پانصد -

۴۵ **ومنہا** شرح شمسیتہ قد وقع علی طریق البسط والتحقیق الی قولہ بحسب تقدیم

مباحث الموصل الی التصور علی مباحث الموصل الی التصدیق نحو امن الفی بیت وکسر -

۴۶ **ومنہا** حاشیۃ الفوائد الضیائیۃ الاتباع الہوی الصیائیۃ من الاول

الی وجہ ہر کلمۃ فی الاقام ومن بحث الفعل الی آخر الکتاب بعون الملک العلم العزیز

فیہ الزب عن الخدم المکین المایمن فی اعتراضات مولانا واستاد باعصام الدین والکمان

وقع فیہا شئی من التکلف فی الکلام علی ما تقیضہ شرطیۃ الا التزام نحو امن ثمانیۃ الاکف بیت

۴۷ **ومنہا** الافکار الصافیۃ فی ترجمہ کتاب الکافیۃ در صغیر سن درابتدای محال

طالب علمی بتقریب کسی نسبت معنوی و رابطہ قوی داشت تا آخر منصوبات تسوید نمود

شد و با بحث مرفوعات بہ بیاض رسید و عمر کاتب حروف در آن وقت پانزدہ یا شانزدہ

سال بود شتمن برنجان بسیار مقدار ہشت ہزار بیت و کسری

۴۵ **ومنها** نکات الحق الحقیقۃ من باب معارف الطریقہ مقدار ہزار بیت
 ۴۶ **ومنها** صحیفۃ المودۃ مثنوی کہ در مرسلت و مکاتبت بہ برادر غفر
 و یاران و دوستان و احباب و اصحاب ارباب تمیز نوشتہ شدہ بود شہر آشوب
 عالم محبت است خالی از سلاستی و ملاستی نیست و کسی کہ مطلع باشد بر احوال جماعہ
 مکتوب الیہم دادند کہ در ضمن بیان معانی انجہ نکتہا و ظرافتہا رعایت کردہ شدہ است
 چند صد بیت۔

۴۷ **ومنها** انتخاب المثنوی للمولوی المعنوی دو ہزار و سی صد بیت و پیش از
 شروع وراں بتی چند نوشتہ شدہ کہ از رشحات خامہ کاتب حروف ست و صفحہ چند
 از نثر نیز بگاشتہ آمد۔

۴۸ **ومنها** حسن الاشعار فی جمع الاشعار چند غزل و قصائد و قطعہا و رباعیات
 کہ بہ جہت شہر و حیانت و اخفاء آں لازم است نامرتب در بیاضہا افتادہ بود و بہ نسبت
 بے حیای کہ لازمہ طریقہ شاعریت نوشتہ شدہ و در دیباچہ رسالہ بخردی از نثر در عذر گئی
 شعر کہ متضمن بہ معنی قباح تہمت ہیست ذکر کردہ شدہ است۔

۴۹ **ومنها** ارسال المکاتیب و الرسائل الی ارباب الکمال و الفضائل
 و عدد رسائل قریب بہ ہفتاد رسیدہ و من اللہ المزید مقدار ہشت ہزار بیت
 الرسالة الاولی۔ سلوک طریق الفلاح عند فقد التزبیتہ بالاصطلاح
 الرسالة الثانیہ۔ ذکر اصول طریقہ الکشف الحقیقہ

الرسالۃ الثالثہ۔ تعین الطرق ملال الارادہ بالزام و طائف الخیر و العبادہ

لہ نکات الحق یہ کتاب ۸۹۱ میں لکھنؤ میں چھپی ہے۔ مولوی سید ظہور احسن نے اردو میں ترجمہ
 کیا ہے جو لطائف الحق کے نام سے ۱۳۱۲ء میں دہلی میں طبع ہوا ہے۔
 لہ یہ مجموعہ مطبع محبت بائی دہلی میں طبع ہوا ہے۔

- الرسالة الرابعة تنبيه أهل العلوم والنهي تبفاوت حال الابتداء والانتها
الرسالة الخامسة تحصيل الكمال الابدى باختيار الفقر المجدى
الرسالة السادسة - قرع الاسماع باختلاف اقوال المشايخ و احوالهم فى السماع
الرسالة السابعة - ورود الامداد بالاستقامة على الادوار
الرسالة الثامنة - رعاية الانصاف والاعتدال فى اعتقاد الصوفية من باب اللجوء
الرسالة التاسعة - ايراد العبارات الفصيحة فى شرح قول النبى عليه السلام الدين النصيحة
الرسالة العاشرة - اقامة المراسم فى احوال المواسم
الرسالة العاشرة عشرة - لطيف الايمان بنصائح الخسلاف
الرسالة الثانية عشرة - اختيار الافراد والتخلى لانتظار الكشف والتجلى
الرسالة الثالثة عشرة - تحصيل المطلوب بانتظار حضور المحبوب
الرسالة الرابعة عشرة - تذكير اولى الاحكام بان لذات الدنيا كلها آلام
الرسالة الخامسة عشرة - رفع صوت النحيب بالمأم ضعف المشيب
الرسالة السادسة عشرة - تقسيم الآم على اربع اقسام
الرسالة السابعة عشرة - تنبيه الغافلين بقاء الدنيا واربابها و آخر الجاهلين بزخارفها وانبياها
الرسالة الثامنة عشرة - سلوك اقرب سبل بالتوجه الى سيد الرسل
الرسالة التاسعة عشرة - صدق التعطش والادام فى طلب المقصد والمرام
الرسالة العشرون - تثبيت القدم فى الاصطبار بترك صحبة الاصدقاء والافكار
الرسالة الحادية والعشرون - تجديد الذكر فى بيان حقيقة الشكر
الرسالة الثانية والعشرون - اتحاف الحاجب به بيان حديث المحبة
الرسالة الثالثة والعشرون - حفظ الوقت بترك الاغلاط مع الاصدقاء والاعلاط
الرسالة الرابعة والعشرون - التزم التمسك واللجأ بالوقوف بين الخوف والرجاء

الرسالة الخامسة والعشرون كشف استار الظلم من وجه لسان الحال والقلم ج
 الرسالة السادسة والعشرون سلوك الطريق الفجج بالاجتناب عن الانحراف والاعوجاج
 الرسالة السابعة والعشرون كشف الآثار عن تحقيق معنى الكسب والاختيار
 الرسالة الثامنة والعشرون ترك الاختيار والتدبير بالاعتناء بتدبير العليم الخبير
 الرسالة التاسعة والعشرون تحقيق الباس عن قول ايمان الباس
 الرسالة الثلثون وجود انساني احدي الذات بالغبية من جميع النيب والجهات
 الرسالة الحادية والثلاثون هداية طريق التربية والتعليم به بيان حقيقة الرضا والتكليم
 الرسالة الثانية والثلاثون التكليم الامر الله والشفقة على خلق الله
 الرسالة الثالثة والثلاثون مشاهدة الابواب بين التجلي والاستتار
 الرسالة الرابعة والثلاثون هداية الانام الى المشك بالشرائع والاحكام
 الرسالة الخامسة والثلاثون تبينه اولى الارباب على ملازمة الادعية والازراب
 الرسالة السادسة والثلاثون استيناس النوار لقوس في شرح دعا الرحمن -
 الرسالة السابعة والثلاثون تجلية القلوب مقدس الملكوت بشرح دعا القوت
 الرسالة الثامنة والثلاثون تحصيل البركات والطيبات به بيان معنى الخيرات
 الرسالة التاسعة والثلاثون تشبيث الفؤاد بتصور عظمة رب العباد
 الرسالة الاربعون كسل في المواظبة والمداومة على العمل
 الرسالة الحادية الاربعون تنوير القمري ليلة اليدر في تصوير معنى شرح المصدر
 الرسالة الثانية الاربعون تدقيق البيان في ايجاب الشكر المفيد واستلزامه حصول
 المحبة والتوحيد
 الرسالة الثالثة الاربعون تحقيق الدعا والاستمداد به لسان القال واسأل الله
 الرسالة الرابعة والاربعون - في لسان القلم به بيان معنى قولهم لاراحة

الافى القدم العدم

- الرسالة الخامسة والاربعون اظهار الحسرة والاستعداد بتقصير النفس في اصلاح المبادى والمعاد
الرسالة السادسة والاربعون حرقه الجحان في تمنى الكشف والعيان
الرسالة السابعة والاربعون طيب المزاج به بيان الذوق في مقام الاطلاق
الرسالة الثامنة والاربعون حراست الايمان من مكاييد الشيطان
الرسالة التاسعة والاربعون توصية الاصحاب بالبصر في جميع الابواب
الرسالة العاشرون تبينه اهل الفكر على رعاية آداب الذكر
الرسالة الحادية والعشرون تذكرة اهل الذكر به بيان فضيلة الذكر على الفكر
الرسالة الثانية والعشرون الاعتماد على البصر الثبات عند اجتماع اسباب اللذات واشهوات
الرسالة الثالثة والعشرون تسوية الاداني والاغالي بالخوف والسكر في حضرة اللابى
الرسالة الرابعة والعشرون تبصير الاغنيا الفقير مرة جمال الاغنيا
الرسالة الخامسة والعشرون استقاط اعتبار الاجاد والاشاح عند ملاقات القلوب الارواح
الرسالة السادسة والعشرون تحصيل الغنائم البركات به تفسير سورة والعاديات
الرسالة السابعة والعشرون ترجمة مكتوب النفسى الاجل في تغزيرة ولد معاذين جبل
الرسالة الثامنة والعشرون ايراد العبارات به لسان اهل الاشارات
الرسالة التاسعة والعشرون طلاقة اللسان بشكايت حال الفراق والهجران
الرسالة الستون اظهار القلق والاضطراب في حصول المطلوب بلا ارتياب -
الرسالة الحادية الستون توصية الاخوان بالبصر على جوار اهل الزمان -
الرسالة الثانية الستون طلب الغور في ذكر باعث سفر لاهور
الرسالة الثالثة الستون سلوك الطريقة على نهج المجاز قنطرة الحقيقة
الرسالة الرابعة الستون تليته السيل به بيان السائل

الرساله النخاسته السون وجدان البرد باستانام الورد
الرساله السادسه السون جمع كلمات العارفين من اهل الصدق واليقين
الرساله السابعة السون الرد على الدعاء والباطلة التي صدرت لبعض النفوس ^{طله}
مدد این کتب و رسائل که بر صفحه بیان نگاشته آمد از سی متجاوزست و شمار
این رسائل از شخصت بالا اگر اینها را جدا جدا بشمارند و رسم دکان داری در میان آرند
دال که عدد آن به چند رسد و هنوز سلسله سخن دراز است و در فیض الهی بازی کجارسد
و کجارسد اگر چه درین ایام قوت طبیعت بشری در ذبول است و علوم و وفور و نبی
دارد و شوق پرواز بعالم دیگر غالب و اجابت داعی حق را منتظر است و اما علم تا آخر کما
چیت و اگر عدد ابیات بر روشن کاتبان بشمارند میتوان گفت که از چهار صد هزار ابیات
بیشتر است و از پانصد هزار کمتر و اگر حساب را تمام از پرده اجمال و ابهام بر آرند چهار صد
و شخصت هزار بشمارند و چون اطوار سخن متنوع و انواع علوم متعدد بود مجموعه بیست و شش قسم اقسام
یافت و قهری در حکم دفری و جلدی اقام و اقسام پذیرفت و اگر این همه را یک صحیفه
سازند و در یک جلد شیرازه به بندند بشک در نظر عرف و عادت از دایره مناسبت
و ملائمت بدر افتد و برداشتن بار آن بردست طبیعت گران آید و چون اطوار سخن متنوع
و انواع علم متعدد بود ترتیبی و تمیزی می یابست اعتبار کرد ازین جهت تالیف و ترتیب
در سه دفتر نهاده شد کتب در رسائل عربی در هر فن و هر باب که باشد جدا جمع کرده شد
و آنچه بزبان فارسی بود دو قسم شد و تحقیق این تقسیم و تفصیل این اجمال و خطبه دفتر عربی
بهین شده است و مجموعه آسامی کتب و رسائل از خود و بزرگ که در آن دفتر مکتوب
ست چهل و هشت چنانکه در دوائر که بر پشت دفتر کشیده شده اتمام یافته است و عدد
آنچه درین قسم ثانی مکتوب است - سیزده و آنچه در دفتر ثالث اتمام یافته چهار و
مجموع شخصت و پنج عدد رسائل که انفراد کتاب و ارسال المکاتیب و الرسائل اباب

الکمال والفضائل شخصت و ہفت و اگر آہنہارا جدا جدا شمارند صدوسی دودگر دود و عدد
 ایات معلوم شد کہ قریب بہ پانصد ہزار و اہل ست اگر چیزی ازاں بہ مرتبہ قبول یافت
 احمد شد و اگر نہ ہمہ پہنچ مقصود در ضائع حق و عطاے اوست۔ انی لا افسح علی
 عامل منکم تبارتی می بخشد و لا اللہ الدین الخالص کرمی شکند و الایمان بین الخوف والرجاء
 و ما عندکم نیقذ و ما عند اللہ باق و العاقبتہ بالخیر انشاء اللہ الخلاق۔

تمام شد

اطراف الاسماء

- ادب الصالحين - ۲۸
 ابراهيم بن المدين بن مبارک شاه - ۱۵
 ابن جعفر
 ابن شاکل - ۱۰
 ابو الفضل علامي - ۱۰
 الاجوبه اثني عشر - ۳۵
 احمد تھانيسري - ۱۲ - ۱۵
 احمد خان ڈاکٹر - سيد - ۸
 احمد مارہروی - ۱۲
 احوال الائمة اثني عشر
 اخبار الاخبار - ۶ - ۸ - ۱۰ - ۱۵ - ۱۸ - ۲۴ - ۲۸ - ۳۲
 اربع عناصر - ۱۲
 اردو کے قدیم - ۱۰
 ارسال المکاتیب والرسائل - ۳۹
 ارشاد - ۱۶
 اسرار الرجال المردات - ۳۰
 اشتمه للمعات - ۳۱
 الانکار الصافير في ترجمہ الکافيه - ۳۸
 اکبر سلطان جلال الدين محمد - ۶
 انتخاب المشنوی مولوی - ۳۹
 انوار الجلبه في احوال المشايخ الشاذليه - ۳۲
 اوزنگ تريب عالمگیر - ۶
 بحر مولى - ۱۶
 بدیع البیان - ۱۶
 بدیع الحکایات - ۱۸
 بدیع المیزان - ۱۶
 بران الدين علي المرغنياني - ۱۴
 بزردی في الاصول - ۱۶
 بغوی ابو محمد حسين بن مسعود الفراء - ۳۰
 بقیہ نقیہ - ۱۲
 البناء المرفوع في ترصيص مباحث المرفوع - ۳۴
 بہادر شاہ بادشاہ گجرات - ۹
 ہجۃ الاسرار - ۳۳
 سمان - ۲۰
 مقامات احوال - ۱۳ - ۱۴
 تلج الدين - ۲۰
 تلج ریزہ - ۱۱
 تلج آل براكہ - ۸
 تلج بہادر شاہی - ۹
 تلج سلاطین ہند - ۳۲

- تاریخ فیروز شاہی - ۸ - ۱۳
 تاریخ محمدی - ۹
 تحصیل التمریز فی معرفۃ الفقہ والتصوف - ۳۶
 حاشیہ فواید النبیائے - ۳۸
 حافظ الدین عبدالمعین احمد النقی
 حاشیہ فی الاصول - ۱۳۰
 حصرت نامہ - ۸
 حسن الاشعار - ۳۹
 سید حسن برنی - ۸۰
 میر حسن دہلوی
 حسین نقشی - ۲۰
 حیاتی دہلوی شاعر - ۱۹
 حیدر بخش حیدری - ۱۰
 امیر خسرو - ۱۱ - ۲۳ - ۲۴
 خواجہ گلشنیخ - ۱۲
 الدر البہیہ فی اختصار الرسالہ النبیہ - ۳۸
 الدر الفریذ فی فواید التجوید - ۳۷
 ذکر اجازت الحدیث - ۳۱
 ذکر ملوک - ۳۵
 راجن - ۲۰
 رزق الدمشقی - ۲۰
 رسالہ نوریہ سلطانیہ - ۳۶
 رکن الدین فیروز - ۱۱
 ریوڑنی - ۷۰
 زہد المتقین فی سلوک طریق الیقین
 زبدۃ الآثار - ۳۳
 سکندر لودھی - ۱۸
 سہار الدین دہلوی - ۱۸ - ۱۹
 تفسیر تارخانی
 تفسیر الامار علی تفسیر البیضاوی - ۳۶
 تفسیر الامار فی تقویۃ الایمان - ۳۷
 تلخیص - ۱۳
 توصیل المرید الی المراد - ۳۷
 تہنیۃ الممارت - ۳۱
 تیمور امیر - ۱۲
 جامع البرکات منتخب شرح مشکو - ۳۱
 جذب القلوب - ۲۷ - ۳۲
 جلال الدین دوانی - ۱۸
 جمال الدین ابن صاحب - ۳۸
 جمالی دہلوی - ۱۸
 جمع الاماریت الاربعین - ۴۵
 جهانگیر نور الدین محمد - ۱۲
 جوت نرنجن - ۲۰
 چہل ناموس - ۹

- سلک السلوک - ۹-۱۰
 سلیمان اعظم - ۱۰
 سیر المعارضین - ۱۸
 سیف الدین سیفی - ۱۹
 شملی نعمانی - ۱۲
 شرح نمبر - ۳۸
 شرح الصدور تفسیر آیات النور - ۳۴
 شرح فتوح الغیب - ۳۳
 شرح مخزن الاسرار نظامی - ۱۸
 شمس سراج غفیف - ۹-۱۳
 شمس الملک - ۱۱
 شہاب الدین دولت آبادی - ۱۴-۱۵-۱۶
 شہاب جمہرہ - ۱۱
 صحیفۃ المودۃ - ۳۹
 صفی الدین جوہوری - ۱۷
 ضیاء الدین احمد خاں نیر - ۷
 ضیاء الدین بزن - ۸
 ضیاء الدین بخشی - ۹-۱۵
 طبقات نامری - ۷-۸
 طریق الافادہ فی شرح سفر السعادت - ۳۲
 طریق القویم فی شرح صراط المستقیم - ۳۲
 طغرائی - سید الدین امین بن حسین کتاب - ۱۵
 طوطا کہانی - ۱۰
 طوطی نامہ - ۹-۱۰
 ظہیر دہلوی - ۱۸
 ظہور الحسین - ۳۹
 عالم بن اندہ پتی - ۱۴
 عبدالرحمن جانی - ۱۸-۳۸
 عبدالقادر بدایونی - ۱۱-۱۸
 عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم شیخ - ۳۳
 عبدالمجید ساکن پٹی بہشت - ۳۱
 عبدالمقدر شریعی - ۱۴
 عبدالوہاب متقی - ۲۸
 عشر پیشہ - ۹
 عضد الدین اللاحی - ۱۳
 علاء الدین خلجی سلطان - ۱۱-۱۳
 علی احمد ثانی - ۲۰
 غایۃ التحقیق - ۱۷
 غرۃ الکمال - ۱۲
 غلام علی آزاد بلگرامی - ۱۶
 غواصی - ۱۰
 غوث الاعظم - عبدالقادر جیلانی
 غیاث الدین بلبن - ۸
 قتادوی آثار خانی - ۱۲
 فتوح الغیب - ۳۳
 فخر الاسلام علی بن محمد زردوی - ۱۶
 فصل الخطاب - ۳۱
 فقہ تمار خانی - ۱۳
 نواید الفاضلہ - ۳۸
 فیروز شاہی - ۸-۹-۱۳-۱۴

- فیضی فیاضی - ۲۰
قرآن السعدین - ۲۳
کافیہ - ۳۸
کلیات و جزئیات - ۹
کنز الدقایق - ۱۳
گلایڈون - ۱۱
گلریز - ۹
گل گرسٹ - ۱۰
لامیۃ العجم - ۱۵
لطائف الحق - ۲۹
لمعات التفتیح شرح مشکوۃ المصابیح - ۳۰
لبس ڈاکٹر - ۸-۹
ماثر السادات - ۸
مبارک ناگوری شیخ - ۲۱
مجدالدین محمد فیروز آبادی - ۳۲
محمد بن تعلق سلطان - ۱۳
محمد بن قوام بن رستم بلخی - ۱۸
سید محمد قاری - ۱۰
محمد ہاشم - ۲۱
محمد شاہ بن محمد شاہ بن فیروز شاہ تعلق - ۱۸
محمدی الدین عبدالقادر جیلانی - شیخ - ۳۳
مدارج النبوت - ۳۱
مذاہب التفسیر - ۱۴
برج البحرین فی البحرین - ۳۶
مترجم القلوب - ۳۲
مصباح السنہ - ۳۰
المطلب الاعلیٰ فی شرح اسماء العدا الحسنی - ۳۵
مطلع الانوار الکیہ
منظر کرہ - ۱۴
مغز الدین محمد بن سام سلطان - ۲۰
شیخ معین الدین چشتی - ۱۸-۹
معین الدین عمرانی - ۱۳-۱۲
منشیٰ الدین نانوسی - ۱۸
منقول الفتح - ۱۳-۳۳
منار الانوار - ۱۳
مشاہد النبوت - ۳۱
مشہد الدین جوزجانی قاضی - ۴
مواقف - ۱۵
مہر زمانہ غنوی - ۱۹
ناصر الدین ابوسعید عبدالہدی بیضاوی - ۳۶
ناصر الدین بکتکین (امیر) - ۹
ناصر الدین محمود بن شمس الدین آتش - ۴
نجم الدین عمر القزوینی - ۳۸
نصیر الدین چراغ دہلی - ۱۴-۱۵-۱۸
نصیر الدین طوسی - ۳۸
نصیر الدین محمد ہایون - ۱۸
نظام الدین احمد ہروی - ۹
نظام الدین الاولیا - ۴-۱۸
نظم آداب المطلقہ والمناظرہ - ۳۸
نکات الحق - ۳۶

نکات العشق والمحبۃ - ۳۸	وسط الحیوة - ۱۲
نور الحق مشرقی - ۲۱	ولی الدین ابی عبدالمحمد بن عبدالحلیم البرزنجی - ۳۳
نور الدین ابی الحسن علی الشافعی - ۳۳	شیخ الہداد جون پوری - ۱۴
تہائیۃ الکمال - ۱۲	ہدایۃ فی الفقہ - ۱۴
واقعات مشتاقی - ۲۰	ہدایۃ الناسک الی طریق المناکک - ۳۶

فہرست مندرجات تذکرہ مصنفین دہلی

مقدمہ	نوشتہ حکیم سیدس الدقادی
(۱)	احوال شیخ عبدالحق محدث دہلوی
(۲)	تصنیفات شیخ عبدالحق محدث دہلوی
(۳)	متون مشاہیر مورخین نسبت ترجمہ احوال شیخ عبدالحق

تراجم تذکرہ مصنفین دہلی	
۱	قاضی منہاج الدین جوزجانی
۲	خواجہ ضیاء الدین برنی
۳	شیخ ضیاء الدین شمشیری
۴	مولانا شہاب الدین ہمرہ
۵	مولانا تاج الدین ریزہ
۶	امیر خسرو دہلوی
۷	میر حسن دہلوی
۸	مولانا معین الدین عمرانی
۹	مولانا عالم بن علا اندہ پتی

۱۴	مولانا خواجگی	۱۰
۱۴	قاضی عبدالقادر شریکی	۱۱
۱۵	مولانا احمد حقانی	۱۲
۱۵	قاضی شہاب الدین زادلی دولت آبادی	۱۳
۱۴	مولانا شیخ الہداد جون پوری	۱۴
۱۴	مولانا منظر کرہ	۱۵
۱۸	مولانا مصیبت الدین مانسوی	۱۶
۱۸	مولانا ظہیر دہلوی	۱۷
۱۸	شیخ جالی دہلوی	۱۸
۱۹	حیاتی ابن جال دہلوی	۱۹
۱۹	شیخ سیف الدین سیفی	۲۰
۲۰	شیخ رزق البشتاتی	۲۱
۲۰	مولانا حسین نقشبندی	۲۲
۲۰	شیخ تاج الدین دہلوی	۲۳
۲۰	مولانا علی احمد شانی	۲۴
۲۰	شیخ فیضی اکبر آبادی	۲۵
۲۱	شیخ نور الحق مشرقی	۲۶
	محمد ہاشم دہلوی	۲۷
۲۹	فہرست تصنیفات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	

سلسلہ متون تاریخی

نمبر (۳)

تذکرۃ الملوک

تصنیف ملا فیض الدین ابراہیم بن نور الدین توفیق شیرازی
بیجا پور کے سلاطین عادل شاہی اور ان کے معاصر شاہان ہندوستان و دکن
و ایران کی تاریخ - ابتداءً ظہور سلطنت بہمنیہ سے سلسلہ تک -

فہرست مضامین

باب اول	سلاطین بہمنیہ کی تاریخ ابتداءً سے سلطان محمود شاہ کے جلوس تک ۹۷۵ھ
باب دوم	تذکرہ یوسف عادل شاہ
باب سوم	تذکرہ اسماعیل عادل شاہ
باب چہارم	تذکرہ ابراہیم عادل شاہ اور تاریخ راجگان بیجا نگر
باب پنجم	تذکرہ علی عادل شاہ - تاریخ جلوس سے راجہ والی بیجا نگر کے حملہ تک ۹۷۷ھ
باب ششم	سلاطین گجرات کی تاریخ اکبر کے فتوحات تک - سلاطین نظام شاہی کی اور قطب شاہی کی تاریخ - عہد حکومت علی عادل شاہ کے بقیہ واقعات فتح بیجا پور تک ۹۸۲ھ
باب ہفتم	افضل خاں کی سرگذشت اور علی عادل شاہ کے بقیہ واقعات -
باب ہشتم	ابراہیم عادل شاہ اور ابراہیم بن برہان نظام شاہ کی تاریخ
باب نہم	سلاطین تیموریہ کے حالات بارہ سب جہانگیر کے جلوس تک - سلاطین صفویہ سایخ انخصوص شاہ عباس ماضی کا مفصل تذکرہ سلسلہ تک - ملک عزیز کا تذکرہ بغارات ایلورہ کا حال - دکن پر شاہ زادہ پر وزیر کا حملہ اور اسیر گدہ کی فتح سلسلہ

قیمت دس روپیہ - پانچ جزو - جزء اول تیار

سلسلہ متون تاریخی

نمبر (۲۱)

تاریخ سلطان محمد قطب شاہی

گوگلنڈہ کے سلاطین قطب شاہیہ کی تاریخ جو ۱۲۸۵ء میں سلطان محمد قطب شاہ کے حکم پر تصنیف ہوئی ہے

فہرست مضامین

مقدمہ	سلاطین قطب شاہیہ کا نسب نامہ - امیر قزاق سفیر ترکان اور اس کی اولاد کا تذکرہ مرقوم ہے۔
مقالہ اول	ذکر سلطان قلی قطب شاہ ۹۵۲ء - ۹۵۰ء
مقالہ دوم	ذکر حبیب قلی و سمان قلی قطب شاہ ۹۵۰ء - ۹۵۱ء
مقالہ سوم	ابراہیم قلی قطب شاہ ۹۵۴ء - ۹۵۸ء
مقالہ چہارم	ذکر محمد قلی قطب شاہ ۱۰۲۰ء - ۱۰۲۵ء
خاتمہ	ذکر محمد قطب شاہ ۱۰۲۵ء تک

قیمت دس روپیہ - پانچ خرد - خرد اول تیار

السلامة
في تاريخ ١٢٤٠
في تاريخ ١٢٤٠
في تاريخ ١٢٤٠

٩٢٨	٥٨٢٤٠	١٢٤٠
عبد الحليم محمد دوي	DUE DATE	تذكره مصنفين دوي
7-2-76		

۹۲۸

ع ۱۲۴ ت م د

۵۸۲۶۰

عبدالحی محمدی دہلوی -

تذکرہ مصنفین دہلی -

اب ت

Date	No.	Date	No.